مضمون کتاب

چونکہ درمیان (اسکپیون) افریقانی اور (لیلیوس) کے ہمیشہ بہت دوستی ہونا ثابت تھا لہذا (گلرون) کا جب ارادہ تحریر کا دربارہ دوستی ہوا تو اوسکو (لیلیوس) کے نام سے لکھنا بہت مناسب معلوم ہوا کہ اوسکا ذکر یون لاوے کہ جیسے وہ اپنے دونون دامادون (کیوکس ففنیوس) اور (موکیوس اسکیوولا) کے ساتھ باتین کر رہا ہے۔

پس اس تقریر مین جسکو (گلرون) نے چندروز بعد (افریقانی) کے مرنے کے واقع ہونا دکھایا ہے (لیلیوس) تباتا ہے کہ دوستی کیا ہے اور کن سببون سے دوستون کی جستجو ہوتی ہے اور کن سببون سے دوستی پیدا ہوتی ہے پھر کن کے درمیان دوستی ہوسکتی ہے اور کیا قاعدہ دوستی کا ہے اور کیا کام دوستی کے ہین اور بالآخر کن صورتون سے دوستی ہمیشہ محفوظ رہ سکتی ہے مگر حقیقة یہہ رسالہ بعد (کاطون) اعظم کے سنہ ۱۰۰ رومی مین لکھا گیا۔

یعنے ۴۳ برس قبل مسیح ۱۲

مترجم

Checked

دیباچہ مترجم

نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کو سجود اور اوسکے حبیب پر مع آل کے درود کہ یہہ رسالہ جو دوستی و محبت کے بیان مین ہے حسن اتفاق سے ایسے زمانے مین طبع ہوا ہے جبکہ دریائے محبت جوش مین آیا ہوا ہے سارے حیدرآباد مین دھوم مچی ہوئی ہے دن عید اور رات شب برات ہے یعنی ہمارے حضور پرنور جو محبت وطن مجسم ہین اونکی تینتیسوین سالگرہ کا جشن مبارک ہے۔

یہہ محبوب محبوب عالم کا ہوئے
نہ کہکشان ناڑہ اوسکی گرہ کا

یہہ سب دیکھہ مترجم کا بھی دل لہرایا اور اس رسالہ کا لقب محبوبیہ رکھا سارا رنگ ڈھنگ اس رسالہ کا بلکہ خود مصنف بھی وہی ہے جو اوس رسالہ سیری کا تھا جو قبل ازین پیش کش ناظرین ہو چکا اور ترجمہ بھی اوسی التزام کے ساتھہ ہوا ہے پس اگر وہ دنیا مین پہلی کتاب تھی جو لاطینی سے اردو مین ترجمہ ہوئی تو یہہ دوسری ہے۔

محمد حمید رضوی لکھنوی

STATE LIBRARY
آصفیہ

بخدمت (طیطوس پمپونیس اطیکیوس)

(قنطوس ماکیوس اسکیوولا) شگونیا اپنے سسرے (گیوس لیلیوس) کی بہت باتین ازبر اور بہت خوشی سے بیان کیا کرتا تھا اور تردد نہ کرتا تھا سمین کہ تمام اپنے کلام مین اوسکو دانشمند کہے اور مجھے تو عنفوان شباب سے میرے باپ نے (اسکیوولا) سے ایسا ملایا کہ مجھکو جہانتک ممکن ہوا اور اجازت ملے اس بڈھے کے پہلو سے ذرہ جدا نہ ہون - چنانچہ مین اسکی بہت سی حکیمانہ تقریرین اور بہت سے چھوٹے چھوٹے عمدہ مقولے دھیان پر چڑھاتا تہا اور کوشش کرتا تہا کہ اسکی دانشمندی کے فیض سے میرے فہم کی زیادتی ہوگی - جب یہ مرگیا تو مین (سکیوولا) موبذ موبذان کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس ایک شخص کو مین انشوری

و عدالت مین اپنے ملک کا یکتاے زمانہ و سرآمد روزگار کہہ سکتا ہون خیر اسکا ذکر کبھی اور ہوگا اب مین اوسی (اسکیوولا) شگوسبنیے کی طرف رجوع کرتا ہون

۲- جہان مجھکو اکثر باتین یاد ہین وہان یہہ بہی یاد ہے کہ جب وہ اپنے گہر مین گول چوکی پرحسب عادت اپنے بیٹھا تہا اور مین بہی مع چند اور اقربا کے موجود تہا تو اس کا سوق کلام اس کو اوس ذکر کی طرف لے گیا جو اوسوقت گویا ہر شخص کی زبان زد تہا تجھکو بہی اے (اطیکوس) خوب یاد ہوگا علے الخصوص اسواسطے کہ تو (سولپیکیوس) کے پاس بہت رہتا تہا کہ جب اوسنے درحالت سرکردگی عوام (پومپیوس) حاکم وقت سے جانی دشمنی کے ساتہ کنارہ کشی کی حالانکہ یہہ اوسکے ساتہ نہایت محبت اور ملنساری سے رہ چکا تہا تو لوگ اوسکی تعریف کسقدر کی کرتے تہے اور کسقدر شکایت کرتے تہے -

۳- پس جب (اسکیوولا) یہہ ذکر کرچکا تو اوسنے ہمسے (لیلیوس) کی تقریر دربارہ دوستی بیان کی جو اوسنے اوسکے اور اپنے دوسرے داماد کے سامنے چند روز بعد (افریقانی) کے مرنیکے کی - مضامین اس تقریر کے مین نے یاد رکہے اور

اس رسالہ مین اپنی تجویز سے اونکو بیان کیا اسطرح پر کہ جیسے کہ وہ خود باتین کرتے ہون نہ کہ قلت۔ اور قال۔ اکثر جگہہ لانا پڑے اور اس طرح پر کہ معلوم ہو کہ یہ تقریر ایک دوسرے کے حضور مین ہوتی ہے۔ مجھکو تو اکثر کہتا تہا کہ مین کچھہ دربارۂ دوستی لکھون تو یہ مضمون مجکو جیسے قابل لوگون کے جاننے کے ویسا ہی مناسب ہمارے تمہارے اخلاص کے معلوم ہوا۔ پس بخوشی مینے اس امر کو انجام دیا اسواسطے کہ تیرے کہنے کے سبب سے اکثر دن کو مجھسے فائدہ پہونچے گا۔ گو جیسا کہ اپنے رسالہ (کاطون) مین جو دربارہ پیری تیرے نام پر لکہا گیا مینے (کاطون) بڈہے کو باتین کرتے ہوئے دکہایا چونکہ کوئی شخص اوس سے بہتر مجکو نہین معلوم ہوتا تہا جسکی زبان سے بیان اس سن کا کیا جاوے کہ وہ بہت دنون بوڑہا رہا اور بڑہاپے مین اور ونسے زیادہ شوکت حاصل کی ویسا ہی چونکہ ہمنے آبا و اجداد سے (لیلیوس) اور (اسکپیون) مین نہایت دوستی ہونیکی خبر پائی ہے لہذا (لیلیوس) مجکو بہت مناسب معلوم ہوا کہ خود اوسکی زبان سے وہ بحث دوستی کی بیان کیا وے جو اوس سے (اسکیوولا) سنے

یاد رکہی تھی مگر اس قسم کا کلام جو پرانے لوگون اور اون مین بہی جہا لی شاعرون
کیطرف اسناد کیا جاوے نہ معلوم کس وجہ سے وہ زیادہ باتوقیر
معلوم ہونے لگتا ہے -

۵- پس بیان کرین اپنی اس تقریر کے مین اسطرح تصنع کرتا ہون کہ (کاطون)
کا کہنا نہ کہ قول اپنا مین تصور کرتا ہون - اور جیسا کہ وہان بڈہا بن کر
بڈہے کو بڈہاپے کا حال ویسا ہی یہان اس کتاب مین دوست بن کر
دوست کو دوستی کا حال مینے لکہا - جب (کاطون) نے کہا تہا کہ کوئی
شخص اوس زمانہ مین نہ اوس سے زیادہ بڈہا اور نہ اوس سے
زیادہ ہوشیار تہا اور اب (لیلیوس) دانشمند کہ بیشک یون ہی سمجہا
جاتا ہی اور شان دوستی مین فائق ہے درباره دوستی کہتا ہے -
مین چاہتا ہون کہ تو تہوڑی دیر مجہسے قطع نظر کر اور خود (لیلیوس)
کو بولتے ہوئے سمجہ

(فینیوس) اور (اسکیوولا) بعد موت (افریقانی) کے سسرے
پاس آتے ہین اور گفتگو شروع کرتے ہین (لیلیوس) جواب دیتا ہے
اور اوسکی ساری بحث درباره دوستی ہے جسکو تو پڑہ کے خود اپنے تئین

بچانے گا ۔

۶ ۔ (فلیوس) یہی بات ہے کہ (لیلیوس) بیشک نہ بہتر
کوئی مرد (افریقانی) سے تہا اور نہ معروف تر ۔ لیکن تجہہ کو
سمجھنا چاہئے کہ اب سب کی نظرین تیرے اوپر پڑتی ہین اور تجہی کو
سب دانشمند اپنتے اور سمجھتے ہین ۔

یہ لقب قبل ازین (کاطون) کو ملا تہا اور ہم جانتے ہین کہ (اطیلیوس)
بہی ہمارے اباواجداد کے نزدیک مخاطب بہ دانشمندی
ہوا تھا ۔

مگر ہر ایک نے اپنا دو تو نہین سے اور طرح پر یہ لقب پایا (اطیلیوس)
نے اس سبب سے کہ معاملات کا بڑا فقیہ سمجہا جاتا تہا اور (کاطون)
نے اس سبب سے کہ اوسکو تجربہ بہت چیزون کا حاصل تہا اور مجمع عام
مین اور مجمع خاص مین بہت سے عاقلانہ اقوال اوسکے اور مدبرانہ
افعال اور تیز جواب مشہور تہے ۔ علاوہ برین یہ دانشمند
بطور اسم کے بوڑہاپے مین کہا جاتا تہا مگر تیرا دانشمند ہونا
کچہہ اور ہی طرح سے نہ صرف تیری طبیعت اور اخلاق سے بلکہ تیری فضائل

اور علوم کے سبب سے نہ صرف عوام بلکہ پڑہے لکہے بہی ایسا کہا کرتے ہیں
جیسا کہ یونان مین کوئی نہ تہا۔
۷۔ اِسواسطے کہ جو سات دانشمند کہلائے اونکے بارے مین
جو لوگ زیادہ تر تحقیقات کرتے ہین وہ اونکو شمار مین دانشمندون کے
نہین لیتے ہین (اثینیا) مین ایک کو ہمنے پایا ہے اور یہ بہی وہ جو
تو قیع (اپولین) سے دانشمند ترین تجویز ہوا۔ لوگ تیری ایسی
دانشمندی سمجہتے ہین کہ تیرے کمالات سب تیرے ساتہ ہین اور
تو حوادث زمانہ کو نیکی سے کمتر سمجہتا ہے ۔ پس مجہسے پوچہتے ہین اور
مین یقین کرتا ہون کہ اس (اسکیپولا) سے ہی کہ (افریقانی)
کے مرنیسے تیرے دل پہ کیا گذرتی ہے اور زیادہ تر اس سبب سے
پوچہتے ہین کہ اِن گزشتہ تاریخون مین جبکہ ہم (بروطوس) شگونیے
کے باغ مین حسب عادت مذاکرہ کے لئے گئے تہے تو تو حاضر نہ تہا حالانکہ
تو اس تاریخ کام پر ضرور آیا کرتا تہا ۔
۸۔ (اسکیپولا) البتہ اے (لیلیوس) بہت لوگ پوچہتے ہین جیسا کہ
(فنیوس) نے کہا مگر مین وہ جواب جو میرے دل مین آتا ہے

دیتا ہون کہ وہ غم جسمین تو مرنے سے ایسے بڑے شخص اور ایسے بڑے دوست کے مبتلا ہوا اوسکو تو اعتدال کے ساتھ برداشت کرتا ہے اور یہ ممکن نہین کہ تجھکو رنج نہوا ہوا ور نہ یہ مقتضی تیرے انسانیت کا ہے - اور وہ جو تو ہمارے مذاکرہ مین شریک نہین ہوا تو وجہ اوسکی بے لطفی مزاج تھی نہ کہ اندوہناکی -

(لیلیوس) البتہ ٹھیک کہا تونے اے (اسکیودلا) اور سچ کہا اسواسطے کہ اوس خدمت سے جسکو مین ہمیشہ بجا لاتا تھا جب کہ مین صحیح ہوتا تھا مینے اپنے تئین بلحاظ اپنے صدمہ کے بچانا مناسب نہین جانا اور نہ یہ مین سمجھتا ہون کہ کسی مستقل مزاج شخص کو ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کسی حادثہ کے سبب سے وہ اپنے کسی فرض کو ترک کرے -

۹ - اور تو اے (فینیوس) جو کہتا ہے کہ لوگ اتنی قدر و منزلت میری کرتے ہین جسکو نہ مین قبول کرتا ہون اور نہ طلب کرتا ہون تو یہ فعل تیرا ازراہ محبت ہے - مگر مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو (کاطون) کے بارہ مین ٹھیک انصاف نہین کرتا ہے - اسواسطے کہ یا تو کوئی شخص نہین جیسا کہ مین زیادہ تر سمجھتا ہون یا اگر کوئی تھا تو وہی دانشمند تھا اگر اور باتین اوسکی مین چھوڑ بھی دون تو بھی

دیکھو اوسنے اپنے بیٹے کے مرنے پر کیسا تحمل کیا (پولوس) مجھکو یاد ہے اور (گلوس) کو بھی دیکھا تھا مگر اونہون نے لڑکون پر صبر کیا اور (کاطون) نے پورے جوان اور ہونہار پر۔

ویکہہ خبردار (کاطون) پر کسی طرح اوس کو بھی مقدم نہ کرنا جس کو (اپولین) نے جیسا کہ تو کہتا ہے دانشمندترین تجویز کیا ہے کیونکہ اس کے افعال اور اوس کے اقوال کی مدح ہوتی ہے لیکن اپنے بارہ مین پس مین اب تم دونون سے کہتا ہون کہ یہ سمجھو۔

ا۔ مین اگر (اسکیپون) کے فقدان سے اپنے رنجیدہ ہونے سے انکار کرتا تو کس قدر یہ صحیح طور سے ہوتا دانشمند لوگ جانین مگر بیشک دروغ ہوتا مجھکو اپنے دوست کی بچھڑنے کا رنج ہے جیسا کہ مین سمجھتا ہون کہ کوئی کبھی نہین ہوگا چونکہ مین ثابت کرسکتا ہون کہ کوئی نہین ایسا ہوا مگر مجھکو دوا نہین مین اپنے تئین خود تسلی دیتا ہون اور زیادہ تر باعث تسکین کا یہ ہے کہ مین اوس غلطی سے بری ہون جس مین کہ اکثر لوگ مبتلا ہو کے مرنے سے دوستون کے

مجزون ہوا کرتی ہین - اسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ مرنے سے (اسکیون)
کے کسی طرح برائی اوسکی نہین ہونی - برائی اگر ہوی تو میری مگر اپنی بلا جھینیا
پر بہت ملال کرنا کام دوست کے چاہنے والے کا نہین ہے بلکہ خود غرض کا
جو خود اپنے نفس کو عزیز رکھے - آیا کوئی شخص انکار کرسکتا ہے کہ اوسکا
شہرہ نہین ہوا - اور سوا اسکے کہ وہ بقاے جاودانی کی خواہش
رکھتا ہو حالانکہ وہ اسکا ذرہ بھی خیال نہین رکھتا تھا اور کون چیز بشر کے
لئے قابل حاصل کرنیکے تھی جو اوسنے نہین حاصل کی -
کہ اوسنے کل آرزوئین ہموطنون کی جو اوسکے بچپن سے رکھتے تھے برابر جوانی
مین عجیب خوبی سے پوری کین اور حکومت کبھی نہین طلب کی مگر دو مرتبہ حاکم ہوا
پہلے مرتبہ قبل اوس عمر کے جو حاکم ہونیکے لئے مقرر ہے اور دوبارہ ملی ذات اپنے
سن کے تو بروقت اور بہ لحاظ دولت جمہوریہ کے بہ دیر حاکم مقرر ہوا آدمہ
اوسنے دو شہرون کو نہایت سخت دشمنون کے اپنے ایام حکومت مین ذبحایہ
کرکے نہ صرف موجودہ جنگ و جدال کو بلکہ آیندہ کو بھی محو کردیا کیا بیان
کرون مین اوس کی خوش خلقی کا - ماں کی اطاعت کا - بہن پر شفقت کا -
اپنے لوگون پر عنایت کا اور سب کے ساتھ عدالت کا -

یہ باتیں تمکو خود معلوم ہیں - ہموطنون کو کیا وہ عزیز تہا اونکے اوسکے
لئے عزاداری کرنے سے ثابت ہوتا ہے - پس چند سال کی زیادتی اوسکی
زندگی مین اوسکو کیا مفید ہو سکتی - بڑہاپا اگر گران بہی نہ ہو جیسا کہ مجکو
یاد ہے (کاطون) اپنے مرنیکے ایک برس پیشتر میرے اور (اسکپیون)
کے سامنے بیان کرتا تہا تاہم اوس سے وہ تازگی جاتی رہتی ہے جو اب
آخر تک (اسکپیون) مین تھی -

۱۲- بایں وجہ اوس کی زندگی ایسے جاہ وجلال و اقبال سے کٹی کہ
ممکن نہین تہا کہ اوسمین کوئی چیز اضافہ کر سکتی - مگر موت اوسکی ایسی دفعتہً
ہوئی کہ کچھہ معلوم نہ ہوا اور اس قسم کی موت کے بارہ مین کوئی بات
کہنا مشکل ہے -

لوگون[۲] کو جو شبہ ہے وہ تم جانتے ہو - اتنا البتہ حقیقۃً کہا جا سکتا ہے کہ
اون سب دنون مین سے جنکو (اسکپیون) نے بہ کمال شادمانی و
اقبالمندی بسر کئے وہ دن نہایت اوسکے جاہ وجلال کا تہا جبکہ بعد فراغت
کے دربار خاص سے شام کو سارے شیوخ اور امت (رومان) اور اونکے تبرکات
اور (لاطینی) لوگون اوسکو گہر تک ساتھ جا پہونچایا ایک دن قبل اوسکے انتقال کے

(۲) یعنی اوسکا دیتا ہین جانا - ۱۲ مترجم

میں بعد فائز ہونے کے اپنے رتبہ پر جانا اوس کا اعلے علیین میں زیادہ قریب القیاس معلوم ہوتا ہے نہ کہ اسفل السافلین میں۔

۱۳ - اس واسطے کہ ہرگز میں ون لوگونکی رائے کی موافقت نہیں کرتا ہوں جنہوں نے اب یہ بحث نکالی ہے کہ ارواح بھی ابدان کے ساتھ فنا ہو جاتی ہیں اور کل چیزیں موت سے محو ہو جاتی ہیں - میرے نزدیک اگلے لوگوں کی سند زیادہ تر معتبر ماننا چاہیئے خواہ وہ ہمارے آبا و اجداد ہوں جنہوں نے اپنے مُردوں کے لئے کیسے کیسے دینی حقوق مقرر کئے اور ہرگز وہ ایسا نہ کرتے اگر جانتے کہ اون سے انکو کوئی تعلق نہیں ہے اور خواہ وہ ہوں جو اس سرزمین پر رہتے تھے اور انہوں نے (یونان المعظم) کے لوگوں کو کہ اب منا ہوا ہی مگر تب پھولا پھلا تھا اپنے قواعد و احکام تعلیم کئے تھے اور خواہ وہ ہو جو حسب فرمودہ (اپولین) نہایت دانشمند تجویز ہوا تھا اور جو نہ کبھی یہ اور کبھی وہ جیسا کہ سب امور میں بلکہ ہمیشہ ایک طور پہ کہتا تھا کہ روحیں

انسانکی ملکوتی ہین اور جب وہ بدن سے خارج ہوتی ہین تو اون کا مرجع آسمانکی

طرف ہوتا ہے اور جو نہایت نیکوکار اور راست باز ہوتے ہین اون کی

رجعت نہایت جلد ہوتی ہے —

۱۴ - اور یہی (اسکپیون) کو بہی معلوم ہوتا تہا جسنے اپنے قرب موت کی

پیشین گوئی کرکے جبکہ (پہیلوس) اور (مانیلیوس) حاضر تہے اور بہی بہت

سے لوگ اور تو بہی (اسکیپوولا) میرے سانتہ آیا تہا تین دن برابر

دربارہٗ دولت جمہوری تقریر کی اور خاتمہ اسکا عدم فنا ارواح پر ہوا

اور یہ تقریر وُہ کہتا تہا کہ اوسنے خلوت مین بہ مشاہدہ (افریقانی)

سے سنتے تہے — یہ بات اگر یون ہی ہے کہ ہر ایک اچہے شخص کی

روح مرتے وقت بہت آسانی سے پرواز کرتی ہے جیسکے جلسی قیدبند

بدن سے تو (اسکیپون) سے زیادہ کس کو ہم سمجہہ سکتے ہین جسکو

سہولت سے راہ عالم ملکوت کی ملی ہوگی — پس اوسکے اس

انتقال پر رنج کرنا مجہکو ڈر ہے کہ خاصہ اوسکے حاسد کا ہو نہ کہ اوسکے

دوست کا — مگر وُہ بات اگر ٹہیک ہو یعنے ارواح واجسام ایک سانتہ

فنا ہوتے ہون تو کچہہ شعور بہی نہ باقی رہتا ہوگا پس موت سی جس طرح

کو بھی بہتری نہ ہوگی اوسیطرح کچھ بُرائی بھی نہ ہوگی ۔ جب شعور نہ رہا تو یہی ہوا کہ جیسے وُہ بالکل پیدا ہی نہوا ہو ۔

مگر اوسکے پیدا ہونے سے ہم خوش ہین اور یہ ملت جبتک رہیگی خوش ہوا کریگی ایدین وجہ اوسکے لئے بیشک ہر طرحسے بہتری ہوئی اور میرے لئے تکلیف حالانکہ میرے لئے بہتر یہ ہوتا کہ مین اوسکے قبل عالم ہستی مین آیا ہوتا تاکہ قبل اوسکے یہان سے جاتا ۔ بااین ہمہ اپنی باہمی دوستی کی یاد آوریسے مین ایسا محفوظ ہوتا ہون کہ اپنی زندگی کو سعادت سے گذری ہوئی دیکھتا ہون جو کہ (اسکیپون) کے ساتھ بسر ہوئی کہ دولت جمہوری اور امور ذاتی کی فکر مشترک اوسکے ساتھ مجکو رہتی تھی ۔ اور سفر و حضر مین معیت اوسکی ہوتی تھی اور میرے اور اوسکے وہ بات تھی جس سے سارا زور دوستی کا ہوتا ہے کہ رغبتون اور کوششون اور راؤن مین میرے اور اوسکے نہایت اتفاق تھا ۔

پس مجکو نہین ایسا شہرہ اپنی دانائی کا جسکو ابھی (فینیوس) نے بیان کیا اور جو غالباً بے اصل ہے شاد کرتا جیسا خیال اسکا کہ تذکرہ ہماری دوستی کا ہمیشہ رہیگا ۔ اور یہ امر زیادہ تر پسند خاطر مجکو اس سبب سے ہوا ہے کہ تمام اگلے قرنون مین سے اب بمشکل تین یا چار

دوستونکی جوڑیونکا نام لیا جاتا ہے اور مین امید کرتا معلوم ہوتا ہون کہ اسی ہی قسم کی دوستی کے شمول مین (اسکپیون) اور (لیلیمیوس) - کی دوستی کا بہی ذکر آیندہ نسل مین رہیگا

۱۶ (فنیوس) البتہ اے (لیلیوس) یہ بات تیری ضرور یون ہی ہے لیکن چونکہ تونے دوستی کا چرچہ کیا اور ہم فرصت سے بہی ہین تو تیرا بڑا احسان ہوگا اور مین امید کرتا ہون کہ (اسکیوولا) پر بہی اگر جس طرح کہ تجھکو عادت اور چیزون کی بیان کی ہے جب تجھسے استفسار کرین اسیطرح تو دوستی کا بہی حال بیان کرے کہ تو اوسکو کیا سمجہتا ہے اور کیا پاتا ہے اور کیا قاعدے اسکے بتاتا ہے - (اسکیوولا) - البتہ میرے اوپر بہی بڑا احسان ہوگا بلکہ مین خود بہی کہنا چاہتا تہا کہ (فنیوس) نے سبقت کی بدین وجہ ہم دونون پر بڑا احسان تیرا ہوگا -

۱۷ (لیلیوس) - مجکو ہرگز تامل نہ ہوتا جو اعتماد اپنے اوپر مجہے ہوتا کیونکہ یہ موضوع بہت عمدہ ہے اور ہم بہت فرصت سے بہی ہین جیسا کہ (فنیوس) نے کہا مگر مین کیا کہون اور مجہے کیا لیاقت ہے یہ معمول تو حکیمونکا اور

وہ بھی یونانیون کا ہے کہ دفعتہً اون کے سامنے امور بحث کے لئے پیش کیے جاتے ہین - یہ بڑا کام ہے اور تہوڑی مشق اسکے لیے درکار نہین ہے - بدین وجہ جو اپنے تئین ایسا ظاہر کرتے ہین اونسے تمکو مناسب ہے میرے نزدیک کہ سوال کرو کہ کیا بحثین اسمین بارہم ہوسکتی ہین - مین تم کو فقط اتنی نصیحت کرسکتا ہون کہ ہر ایک امر بشری پر دوستی کو تم مقدم رکہو اس واسطے کہ کوئی چیز نہین ہے جو ایسی موافق فطرت ہو یا یہ کہ ایسی مفید دونون حالت ادبار و اقبال مین ہو -

۱۸ - مگر مین پہلے اس بات کو پاتا ہون کہ دوستی کا ہونا ناممکن ہے مگر نیکون مین لیکن مین جتنا[2] نہین کاٹتا مثل اون لوگون کے جو اس بارہ مین بہت دقیق بحثین کرتے ہین جو شاید صحیح بہی ہون مگر مفید عام بہت کم ہوتی ہین اس واسطے کہ کسی کے حقیقۃً نیک ہونے کا وہ انکار کرتے ہین مگر یہ کہ وہ دانشمند بہی ہو - سچ یون ہی صحیح مگر اس دانشمندی کی ایسی تعریف وہ کرتے ہین کہ جیسی اب تک کسی بشر نے نہین حاصل کی ہے اور ہمکو اونہین چیزون پر نظر رکہنا چاہیئے جو معمولی طور سے عالم ہستی مین

(۲) یہ مثل ہے یعنی جتنا ناخن نہین بڑھا کاٹتا یعنے بہت تدقیق نہین کرتا ۱۲ مترجم

پائی جاتی ہین نہ کہ وُہ جو تصور اور تمنا کی جاتی ہین ۔
کبھی نہین مین کہون گا کہ (فابریکیوس) اور (کوریوس)
اور (طیبریوس) جن کا کہ دانشمند ہونا ہمارے آبا و اجداد نے تجویز
کیا ہے یہ اون لوگون کے اندازے کے موافق بھی دانشمند تھے ۔
لہذا او تہا ۔ کہین اپنے پاس دانشمندی کا نام جو پُرکینہ اور مبہم ہے
اور مان لین کہ یہ اشخاص مردانِ نیک ہوئے تھے مگر وہ یہ بھی
نہ کرین گے اور انکار کرین گے نیک ہونے کا مگر اوسکے جو دانشمند ہے
۹ ایسے جیسا کہ کہتے ہین ع ۔ گندم اگر بہم نرسد جو غنیمت است ۔ اوپر
ہمکو عمل کرنا چاہیے ۔ اور جو اشخاص اپنا برتاؤ ایسا رکھتے ہون
اور اس طرح اپنی زندگی بسر کرتے ہون کہ اونکی ایمانداری و پرہیز
گاری و عدالت و سخاوت کے سب قائل ہون اور اونمین کسی طرحکی نہ
حرص و ہوا نہ فسق و فجور نہ بے باکی و بے حیائی ہو بلکہ کمالِ انضباط
و استقلال ہو جیسے وہ تھے جن کا ابھی مینے نام لیا تو اون مردان
نیک کو جیسا کہ مانے گئے ہین ویسا ہی سزاوار بھی اس لقب کے
ہمین سمجھنا چاہیے کہ جہانتک بشر کے امکان مین ہے

(۳) ترجمہ نہین ہم معنی مثل ہی ۱۲ مترجم

پیروی فطرت کی کرتے ہین جو نیک طریقۂ زندگی کی نہایت اچھی ہادی ہے۔ اس واسطے کہ مجھکو دکھائی دیتے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اسطرح پیدا ہوئے ہین کہ ہم مین آپسمین کچھ اُنس ہے اور زیادہ اوتنا جتنا کوئی قریب ہو چنانچہ اس انس مین ہموطن پردیسیون پر غالب ہین اور اقربا بیگانون پر اس واسطے کہ انکے ساتہ محبت خود فطرت نے پیدا کر دی ہے۔

مگر اس مین خوب استحکام نہین ہوتا اسواسطے کہ محبت کو قرابت پر یہ فوقیت ہے کہ قرابت سے مہربانی کا سلب ہو سکتا ہے اور دوستی سے نہین ہو سکتا اسواسطے کہ جو مہربانی مسلوب ہوئے تو نام دوستی کا سلب ہو جاتا ہے اور قرابت کا باقی رہتا ہے۔ پس کتنا زور محبت کا ہوتا ہے اس بات سے خوب دریافت ہو سکتا ہے کہ وہ تعلق جو اُنس نوع انسان کا جو خود فطرت مین پیدا ہوا ایسا سمٹا اور ایسی تنگ جگہہ مین آ گیا کہ ساری الفت دو یا چند آدمیون مین منحصر ہو گئی۔ مگر دوستی کوئی اور چیز نہین ہے سوائے اسکے کہ سب امور بشری و ملکوتی مین کمال اتفاق رائے مع نیک اندیشی اور الفت کے ہوئے

اور البتہ ایسے دوستی سے بہتر مین نہین جانتا کہ کوئی چیز نہ معلوم کہ
باستثنا دانشمندی کے بھی یوتاؤن نے انسان کو دی ہو۔
بعض لوگ دولت کو ترجیح دیتے ہین بعض صحت نفس کو بعض اقتدار کو اور
بعض عزت کو اور بعض تعیش کو۔ یہ اخیر تو حاصہ بہائم کا ہے۔ مگر وہ قبل کی
چیزین بھی تیز مستقل و غیر مقرر ہماری فکر و تدبیر سے چندان حاصل
نہین ہوتی ہین جتنا کہ بخت و اتفاق سے۔ مگر وہ لوگ بہت عمدہ
بات کرتے ہین جو نیکی کو سعادت کبرے لے سمجھتے ہین۔
لیکن اسی نیکی سے دوستی پیدا ہوتی ہے اور ثابت بھی
رہتی ہے کہ بدلے نیکی کے دوستی کسی صورت سے ہو ہی نہین سکتی۔
۱۲ — اب نیکی کی تفسیر ہمارے طرز گفتار و کردار سے لگتی ہوئی
بیان کرنا چاہیے نہ کہ ہم تحدید اوسکی شاندار الفاظ سے مثل بعض
علما کے کرین اور مردان نیک اونکو ہمین شمار کرنا چاہیے جن کو
لوگ نیک مانتے تھے یعنی (پولوسیز) کو اور (کاتون) کو اور (گلوسون)
کو اور (اسکیپیونن) کو اور (پہیلوسون) کو اس
عالم مین ان لوگون کا پایا جانا غنیمت ہے اور

سنہ یہ سنہ ی کی جمعین مین یعنے ان ان نامون کے سب لوگ ۱۲ مترجم

ہیننا ہے — دلیسی آدمیون سے قطع نظر کرنا چاہئے جنکا بالکل کہین وجود ہے

۲۲ پس ان ایسے لوگونمین دوستی ہونیکے اتنے مناسبات پائے جاتے ہین کہ مین اون کا حصر مشکل سے کرسکتا ہون - اولاً کیسے بنے وہ زندگانی قابل جینے کے بقول (اینوس) ہوسکتی ہے - جسمین باہمی دوست کی نیک اندیشی پر اطمینان نہ ہووے - اس سے عمدہ کون بات ہے کہ تو ایسا شخص رکہتا ہو جسکے ساتھ تو ایسی بے تکلفی سے سب باتین کرسکتا ہو جیسے خود اپنے ساتھ - کون ایسا بڑا ثمرہ اقبال مندی کا ہے سوائے اسکے کہ ایسی دوست کا ملنا جو تیری دولت سے مثل تیرے خوش ہو - مگر ادبار کا تحمل تو بلے وس شخص کے جو تیرے مصائب کو تجہسے زیادہ گران سمجہے سخت مشکل ہے - ثانیاً اور چیزین جو طلب کی جاتی ہین وہ ہمین سے ہر ایک اکثر ایک ہی امر کے لئے مناسب ہوتی ہے -

مال تاکہ تو اپنے مصرف مین لاوے -

ثروت تاکہ لوگ تیرے مطیع ہون -

عزت تاکہ لوگ تیرے تعظیم و توقیر کرین -

عیش و عشرت تاکہ تو محفوظ ہوئے ۔
صحت تاکہ الم سے تو محفوظ رہے اور افعال جسمانی بجالاوے ۔
مگر دوستی فوائد کثیرہ پر شامل ہے ۔
جدھر جدھر تو اپنا رخ کرتا ہے وہ حاضر ہوتی ہے ۔
کسی مقام سے خارج نہین ہوتی ۔ کبھی بیوقت نہین ہوتی
کبھی موذی نہین ہوتی ۔
بس آگ پانی جیسا کہ کہتے ہین اوتنی جگہہ ہمارے کام نہین آتا
جتنی جگہہ کہ دوستی ۔ مین تو یہان عامیانہ اور رسمی دوستی کا ذکر
نہین کرتا اگرچہ اس سے بھی خوشی حاصل ہوتی ہے اور فائدہ
پہونچتا ہے بلکہ اوس سچی اور پکی دوستی کا بیان کرتا ہون جیسے
کہ اون چند شخصون مین تھی جن کا نام لیا جاتا ہے ۔
اسواسطے کہ دوستی اقبال مندی کے تجمل و احتشام کو زائد رونق
بخشتی ہے اور مصیبت اور نکبت مین شریک ہوکے اوسے خفیف کرتی ہے ۔
۲۴ ۔ جہان دوستی فوائد عظیمہ و متکاثرہ پر مشتمل ہو وہان اوس کا
ایک یہ بھی فائدہ ہے جو کیا عجب اور سب فوائد پر فوقیت رکھتا ہو کہ

مابعد کی امید کو روشن کردیتی ہے اور دلون کو ضعیف ہونے اور
گرنے نہین دیتی ۔
اسواسطے کہ دوست اپنے سچے دوست کو اوس نظر سے دیکھیگا
جس نظر سے کوئی اپنے نفس کو دیکھتا ہے ۔
لہذا دوستی سے غائب حاضر ہوجاتے ہین اور محتاج غنی ہوجاتے ہین
اور ضعیف قوی ہوجاتے ہین اور مشکل کہنے مین یہ ہے کہ مردے
زندہ ہوجاتے ہین کہ اتنا انکو پاس اپنے دوستونکی عزت کا
اور یادگاری کا اور خیال اون کے فقدان کا بعد اونکے رہتا ہی
پس انکی موت سعید معلوم ہوتی ہے اور انکی زندگانی قابل تعریف
اور اگر تو فطرت اشیا سے نیک اندیشی کے میل کو خارج کرے
تو نہ کوئی خاندان قائم اور نہ کوئی شہر ثابت رہ
سکیگا بلکہ کشتکاری تک نہ باقی رہیگی ۔
اگر یہ خوب سمجھ مین نہ آوے کہ کس قدر زور دوستی اور
اتفاق کا ہوتا ہے تو اختلاف اور تنازع سے سمجھا جاسکتا ہی
کہ کون خاندان ایسا مستحکم اور کون سلطنت ایسی مضبوط ہے

جو نا فرے سے اور جدائی سے درہم و برہم نہ ہو سکتی ہو پس اسہی سے کس قدر کی خوبی محبت کی ہے دریافت ہو سکتا ہے ۔

۲۴ ۔ کسی عالم (اگر نگنطینی) کو کہتے ہین کہ اوسنے بطور الہام کے یونانی مین نظم کیا تہا کہ جو جو چیزین فطرت مین ہین اور جو جو تمام عالم میں ساکن خواہ متحرک ہین یہ سب محبت سے مجتمع ہوتے ہین او نزاع سے منتشر ہوتی ہین ۔

اور یہ بات ایسی ہے جس کو تمام بشر جانتے ہین اور واقعی پاتے ہیں کیونکہ اگر کبہی کوئی کام دوست کا ہوا کہ خود مصیبت اوٹہانا یا اوسمیں شریک ہونا پڑا تو کون ہے جو اس امر کا کمال تعریف و توصیف سے ذکر نہ کرے گا ۔

کئی دن ہوئے کہ سارے ناچ گھر مین میرے دوست اور میزبان (پاکو ویس) کے نئے قصے پر کیا شور مچا تہا جبکہ بادشاہ کے سامنے جو نہ جانتا تہا کہ کون انہین سے (اورسطیس) تہا (پیلادس) کہتا تہا کہ مین (اورسطیس) ہون تاکہ بجائے اوسکے قتل کیا جاوے اور خود (اورسطیس) اصرار کرتا تہا کہ مین ہون ۔

اس بناوٹ کی بات پر تو لوگ کھڑے ہو ہو کے تعریفین کرتے تھے پس کیا ہم سمجھتے ہین وہ اصلی بات پر کرتے ۔
فطرت اپنا زور خوب دکھاتی تھی جبکہ لوگ غیر سے اوس بات کا ہونا صحیح طور سے پسند کرتے تھے جو خود نہ کر سکتے تھے ۔
پس یہانتک مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جو دربارہ دوستی کے میری رائے ہے مین بیان کر سکا۔ علاوہ اسکے جو باتین ہین اونکو مین سمجھتا ہون کہ بہت ہین اگر تم کو مناسب معلوم ہو تو اونسے پوچھو جو اسطرحکے مباحثے کیا کرتے ہین ۔
۲۵ ۔ (فینیوس) ہم تو اور کسی سے نہین بلکہ تجھی سے پوچھینگے اگرچہ مینے اون لوگونسے بھی اکثر سوال کئے ہین اور جواب بھی بخوشی سنے ہین لیکن سلسلہ تیری تقریر کا کچھہ اور ہی ہے ۔
(اسکیوولا) تب تو اے (فینیوس) خوب اس بات کو کہہ سکتا اگر تو (اسکپیون) کے باغ مین حاضر ہوتا جبکہ دربارۂ دولت جمہور گفتگو ہوتی تھی کیا مقابلہ مین تقریر مسلم شدۂ (پھیلوس) کے یہہ انصاف کا حامی ہوا تھا ۔

(فلیوس) - البتہ یہ بات آسان بہی منصف شخص کو انصاف کی حمایت کرنا

(اسکیولا) - کیا دوستی کا بیان اوسکو سہل نہین ہے جس نے سب سے بڑی شان وشوکت اس وجہ سے حاصل کی ہے کہ دوستی کو بڑی ایمانداری و استقلال وانصاف سے نباہا

۲۶ - (لیلیوس) - یہ تو زور ڈالنا ہے - نہین تو اوراس سوال کا کیا مطلب ہے جس سے تم مجبور کرنا چاہتے ہو - مجبور تو بیشک تم مجھے کرتے ہو - اسواسطے کہ دامادون کی خواہش کا نہ پورا کرنا علی الخصوص اچھی بات مین مشکل بہی ہے اور بیشک خلاف انصاف بہی ہے - پس اکثر جب مین دربارہ دوستی خیال کرتا ہون تو مجھے یہ بات سب سے زیادہ غور کے قابل نظر آتی ہے کہ آیا دوستی بسبب ضعف وبے مایگی کے طلب کیجاتی ہے تاکہ دینے اور لینے کی مدد سے جو کچھہ کوئی کم کرسکتا ہو وہ دوسرے سے لیوے اور جب دوسرے کی باری ہو اوسکو دیدیوے اور یا یہ کہ یہ سبب صرف خاصہ اور اثر دوستی کا ہے اور اصل اسکا سبب کچھہ اور ہی شئے ہوتی ہے جو ان چیزون سے عمدہ تر اور سابق تر ہے

اور دوستی خود فطرت سے پیدا ہوتی ہے۔
اسواسطے کہ حُب جس سے کہ محبت مشتق ہوئی ہے وُہ باہم نیک اندیشی
کا ارتباط حاصل کرنیکے لئے اصل ہوتا ہے اور یون کام تو اکثر اونکی
بہی نکل جاتے ہین جو دوستی کے بہانے سے زمانہ سازی کرکے
اطاعت کئے جاتے ہین مگر دوستی مین نہ کچہہ بناوٹ اور نہ کچہہ
بہانہ ہوتا اور جو کچہہ ہوتا ہے وہ سچ اور از تہہ دل ہوتا ہے۔

٢٧ ۔ پس دوستی مجکو معلوم ہوتا ہے کہ فطرت سے پیدا ہوتی ہے نہ احتیاج
سے اور زیادہ تر دل کو لگانے سے مع شعور محبت کے نہ کہ اسکا
خیال سے کہ کتنے فائدے اس بات سے حاصل ہوئین گے۔
اور یہ کہ یہ امر البتہ بوہین ہے بعضے بہائم مین بہی دیکہا جاسکتا ہے
جو اپنے بچونکو اور یہ اونکو ایک زمانہ تک ایسا چاہتے ہین کہ صاف
اونکا شعور محبت اوس سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہی امر انسان مین
اور بہی زیادہ تر واضح ہے اولاً اوس محبت سے جو اولاد اور ابوین
مین ہوتی ہے جس کا توڑنا بے اسکے کہ کوئی ایسی ہی خطائے عظیم سرزد
ہو محال ہے۔ ثانیاً چونکہ کچہہ ایسا ہی شعور محبت کا ہم مین پیدا ہوجاتا ہے

جب کہ ہمنے کسی ایسے شخص کو پایا جس سے کہ اخلاق اور طبیعت مین ہمین اتفاق ہے کیونکہ ہمکو معلوم ہوتا ہے جیسے کہ ہم ایک قسم کی روشنی کو خوبی اور نیکی کی اوسمین دیکھتے ہین - اسواسطے کہ نیکی سے زیادہ کوئی چیز قابل محبت کے نہین ہے اور نہ کوئی چیز زیادہ تر الفت کی طرف گردیدہ کرتی ہے - چنانچہ اس ہی نیکی اور خوبی کے سبب سے اونسے بھی جنکو کبھی نہین ہمنے دیکھا ہی ہم کو ایک طرح کی دل بستگی ہوجاتی ہی - کون ہے جو (فابریکیوس) اور (کوریوس) کی یاد آوری بے کسی طرحکی الفت اور خیراندیشی کے کرے جنکو اسنے کبھی دیکھا بھی نہ ہو۔

کون ہے جو (طارقینوس متکبر) اور کون ہی جو (کسیوس) اور (میلیوس) سے نفرت نہ کرے - ہمسے دو سردارون (پرہوس) اور (ہنیبال) سے دربارہ سلطنت ایطالیہ جنگ وجدال ہوئی - ایک کو بہ سبب اوسکی خوبی کے ہم بہت بیگانہ نہین سمجھتے ہین اور دوسرے سے بہ سبب اوسکے ظلم کے ہمیشہ یہ ملک نفرت کرتا رہیگا

۲۹ - پس اگر خوبی کا اتنا زور ہے کہ اوسکو ہم اون لوگون مین بھی

پسند کرتے ہین جنکو ہمنے کبہی نہین دیکہا بلکہ زیادہ تر یہ ہے کہ دشمن
مین بہی تو کیا تعجب ہی جو انسانونکے دل حرکت مین آئین جب
اون لوگون کی خوبی اور نیکی کو دیکہین جنسے وہ کاروبار مین
شرکت کرسکتے ہین - بلکہ دوسرے کے احسان کرنیسے اور اوسکی
دلسوزی دیکہنے سے اور آپسمین رسم ہو جانے سے محبت مستحکم ہو جاتی ہی
اور جب ان باتون کا اضافہ اوس پہلی دلی محبت کی حرکت پر
ہوتا ہی تو کچہہ عجب مقدار التفات کی بڑہنے لگتی ہے اور جو اسکو
تصور کرتے ہین کہ اپنے ناقابل ہونیکے سبب سے طلب کیجاتی ہے
تا کہ جس چیز کی احتیاج ہووے دوسرے سے لے لیوین تو بیشک وہ
مبدء دوستی کو بہت ذلیل اور کم ذات والی اگر یون کہون کر دیتے ہین
کہ اوس کا بے نوائی اور احتیاج سے پیدا ہونا سمجہتے ہین اور
اگر یہ بات یوہین ہوتی تو جو کوئی کہ کم اپنے مین قدرت سمجہتا ویسا ہی
دوستی کیطرف زیادہ مائل ہوتا حالانکہ امر اسکے بالکل برعکس ہے
۳۰ - اسواسطے کہ جو شخص اپنے اوپر زیادہ بہروسا رکہتا ہی
اور جتنا کہ نیکی اور دانائی سے آراستہ ہوتا ہی اور جتنا اوس کو

کم اپنے کاموں میں کسی دوسرے کی احتیاج ہوتی ہے اوتنا ہی زیادہ
وہ دوستی کی طلب کرتا ہے اور اوسکے بڑہانے کی زیادہ فکر رکھتا ہے
بہلا کیا (افریقانی) کی میری طرف احتیاج تہی واللہ کچہہ نہین اور
مجھکو بہی اوسکی طرف نہین ضرورت تہی ہان مین اوسکی خوبیان
دیکہہ کے اوسپر فریفتہ اور وہ کچہہ اپنی راے میرے اخلاق کے
بارہ مین خیال کرکے مجھسے دل بستہ ہوا ہے رسم وراہ سے
خیر اندیشی بڑہی اور جو کچہہ بڑے بڑے کام بعد اوسکے نکلو اونکی
لحاظ سے ہرگز یہ دل بستگی نہین واقع ہوئی تہی۔

۳۱ - اسواسطے کہ ہم محسن اور کریم ہین پس جیسا کہ ہم دیکے شکریہ
طلب نہین کرتے یعنی احسان کو سودی نہین چلاتے ہین بلکہ فطرۃً
احسانکی طرف مائل ہین دیا ہے دوستی کو نہ اس لئے کہ جلب منفعت
اس سے منظور ہو بلکہ اس لئے کہ کل ثمرہ اس محبت کا خود ہی محبت
ہو قابل حاصل کرنیکے سمجھتے ہین۔

۳۲ - مگر وہ جو بہائم کیطرح آسایش جسمانی کو ہر امر مین مطمح نظر
اپنا رکہتے ہین بالکل اور طرح سمجھتے ہین اور یہ سمجھنا اونکا عجب

ہمین ہی اسواسطے کہ وہ نہ کوئی چیز اعلیٰ اور نہ کوئی چیز جلیل یا ملکوتی معائنہ کرسکتے ہین بلکہ
کل اونکی خیالات ایسے سخیف ایسے مبتذل چیچھڑے ہین لہذا ہمین البتہ مناسب ہے کہ
انکو اس ذکر سے خارج کرین اور ہم خود سمجھین کہ فطرت سے شور دل بستگی کا
اور — خیال نیک اندیشی کا پیدا ہوتا ہی جبکہ ادراک پسندیدگی کا ہو اور
جنکو یہ حاصل ہو گیا تو وہ زیادہ تر نزدیکی چاہتے ہین اور اپنے
تئین اس مین مشغول رکھتے ہین کہ مخالطت وحسن اخلاق سے اوسکے
جنکی الفت شروع ہوئی ہے خورسند ہون او محبت مین دونون جوڑ
اور برابر ہون اور زیادہ تر مائل رہتے ہین اس امر پر کہ سزاوار
دوسرے سی خیر کے ہون نہ کہ طلبگار اور اس امر شریف مین
سبقت کرنے پر آپسمین جھنگ رہتی ہی پس اب کام بھی دوستی
سے بہت بڑے بڑے نکلین گے اور مبدا بھی اس کا فطرت سے
نہ کہ ناتوانی سے ہو گا اور زیادہ تر بہاری اور سچا ہو گا —
کیونکہ اگر کام کی غرض نے دوستون کو ملایا ہوتا تو جب غرض
نکل جاتی دوستی بھی نہ رہتی — مگر چونکہ فطرت بدل نہین سکتی ہے
اسلئے سچی دوستیان ابدی ہوتی ہین — اب تم مبدء دوستی کو

دیکھتے ہو مگر یہ کہ شاید تم اس پر بھی اضافہ چاہتے ہو۔

(فینیوس)۔ تو تو (لیلیوس) کہے جا۔ یہ جو سن مین چھوٹا ہے

مین خود اس کی طرف سے بھی تجھسے کہتا ہون۔

(اسکیوولا) ٹھیک کہا تونے۔ تو اب سُننے دے ہمین۔

۳۳۔ (لیلیوس) چاہو تو ابھی جو اکثر مجھہ مین اور (اسکیپیون) مین

دربارۂ دوستی مباحثہ ہوا کرتا تہا کہ دوستی کے آخر عمر تک

برابر باقی رہنے سے زیادہ کوئی چیز مشکل نہین ہے اسواسطے کہ اکثر اتفاقات

سے ایسا واقع ہوتا ہے کہ ایک ہی شئے بعینہ دونو کو مناسب نہ ہوئے

یا یہ کہ ایک ہی شئے بعینہ رائے مین دونون کی دربارۂ دولت جمہوریہ

نہ لگے۔ اور یہ بھی کہتا تہا کہ اکثر اخلاق و عادت آدمیون کے

بدل جاتے ہین کبھی نکبت مین مبتلا ہونے سے کبھی سن کے دراز ہونے سے

اور ان امور کی تمثیل مین بہ سبب مشابہت کے وہ ابتدائے عمر

کو لاتا تہا۔

۳۴۔ کہ بڑی بڑی محبتین لڑکون کی اکثر اونکے کرتون کے ساتہ چھوٹ

جاتی ہین ورنہ اگر شباب تک پہنچین بہی تو بعد اوسکے جھگڑے

تا اہل کے یا کسی ایسے نفع کے جو دو شخصون کو بہم حاصل نہین ہوسکتا
ٹوٹ جاتی ہین اور اگر اس سے بہی زیادہ وہ دوستی پر ثابت قدم
رہے تو بہی اکثر دوستی سست ہو جاتی ہے اگر انہین دربارۂ طلب
اعزاز مقابلہ آپڑا اس لئے کہ دوستی کے لئے اس سے بڑی کوئی
آفت نہین ہے اکثرون مین دولت کی حرص ہونا اور اچہون کے
درمیان جاہ و جلال کے لئے مقابلہ ہونا کہ اس سے بڑی بڑی دشمنیان
درمیان نہایت بڑے بڑے دوستون کے واقع ہوگئی ہین
۳۵- بڑے ملال اور اکثر بجا بہی پیدا ہوتے ہین جبکہ دوستون سے
ایسی کوئی چیز طلب کیجا دے جس کا کرنا درست نہین ہے اسطرح پر
کہ بدکرداری مین معین یا ظلم مین شریک اون کو ہونا پڑتا ہو-
اس سے جنہون نے انکار کیا اگرچہ اونہون نے اچہا کیا مگر اونکے
نزدیک جنکی اونہون نے متابعت نہ اختیار کی قاعدہ دوستی
کا توڑ ڈالا- مگر جن لوگون نے قصد کرکے کوئی سی چیز دوست سے
طلب کی ہو تو صرف یہ طلب اونکی دلیل اونکے اعتراف کرنے
کی ہے کہ وہ اپنے دوست کے لئے ہر ایک امر کے کرنے پر تیار ہین

اِنکے آپس کے جھگڑون سے نہ صرف قدیم روابط و اخلاص باطل
ہو جاتے ہین بلکہ اکثر عداوتِ ابدی پیدا ہو جاتی ہے یہ خرابیان
باین کثرت مثل آفات سماوی کے واقع ہونا اون کا دوستی میں
ایسا مترقب ہی کہ احتراز اُسے مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ نہ کام صرف
دانشمندی کا ہی بلکہ بخت بہی اچھا ہونا چاہیئے —

۳۶ — پس اگر تمہاری چاہتا ہو تو پہلے یہ دیکھین کہ کہان تک دوستونمین محبت باقی رہنی چاہیئے — اگر (کوریولانوس) کے دوست ہوتے تو آیا اون کو وطن پر تلوار کہینچنا (کوریولانوس) کے ساتہ لازم تہا — اور آیا (وسکلینوس) طالب سلطنت کی یا — (میلیوس) کی مدد کرنا اون کے دوستونپر واجب تہا

حد دوستی

۳۷ — البتہ ہم دیکھتے تہے کہ (اگرخوس) جبکہ دولت جمہوریہ مین خلل انداز تہا تو اوسکو (طوبیرون) اور مثل اِسکے اوسکے دوستون نے چہوڑ دیا تہا — مگر (بلوسیوس کومانوس) جو لے (اسکیولا) تیرے خانوادے مین لگے مہمان ہوا کرتا تہا جب میرے سامنے عذر خواہی کو آیا کہ مین زمانِ حکومت (لنیاط) و (روپلیوس)

مین کچہری مین اجلاس کرتا تہا اور یہ وجہ تا کہ مین اوسکو معاف کرون پیش کی کہ (دگرخوس) کا اوسکے نزدیک ایسا مرتبہ تہا کہ جو کچہہ وہ کہتا تہا اوس کا بجالانا اوسکو اپنے اوپر فرض معلوم ہوتا تہا تب مینے کہا کہ اگر وہ تجہسے قلعہ مین آگ لگانے کو کہتا تو بہی؟ - اسنے کہا کہ اوسنے مجہسے یہ کبہی نہین کہا مینے کہا جو وہ کہتا تو اوسنے کہا کہ مین بجالاتا دیکہتے ہو تم کیسا شنیع کلام ہے واسطے ایسا ہی اوسنے کیا بلکہ جتنا کہا تہا اوس سے بہی زیادہ کیا - اسواسطے کہ ناہنجاری مین (دگرخوس) کا نہین تابع بلکہ سابق اوسپر ہوا بر افروختگی مین نہ اوس کا شریک بلکہ مقدم اپنے تئین کر دکہایا چنانچہ اسنے خطا کی جوا بدہی سے دہشت کہا کے اپنے جنون مین (ایشیا) کو بہاگ گیے اور دشمنون پاس جاکے دولت جمہوریہ سے مخالفت کیکی قرار واقعی سنگین سزا پائی پس بدکاری کے لئے یہ ہرگز عذر نہین چل سکتا ہی کہ دوست کے واسطے تونے خطا کی اسواسطے کہ جب باعث دوستی کا دوست کی نیکی کا خیال ہوا تو دوستی کا باقی رہنا مشکل ہے اگر تو نیکی سے منحرف ہوا -

۳۸ - اور ہم تو دوستون کو دیدینا جو کچہہ وہ چاہین اور اون سے

مانگ لینا جو کچھ ہم چاہین درست قرار دیتے اور ہم پورے دانا ہوتے اگر انسان مین شائبہ برائی کا نہ ہوتا مگر ہم گفتگو انہین دوستون کی کرتے ہین جو آنکہون کے سامنے ہین یا جن کا تذکرہ ہمنے سُنا ہے اور جو رسمی لوگون مین محسوب ہین۔ انہین لوگون مین سے نظیر لینا چاہیے علی الخصوص اونکی انہین سے جو دانائی کے بہت قریب پہونچے ہین۔

۳۹- ہم دیکھتے ہین (ایمیلیس) کو کہ (لوسکینوس) کا بھلا دوست تھا یو ہین ہمنے آبا و اجداد سے سُنا ہی ہے دونون دو دفعہ ساتھ حاکم ہوا اور منصب قضا مین ساتھ رہے پھر اوسنے اور (کوریوس) اور (کورونکا نیوس) سے اور انہین آپسمین نہایت ارتباط ہوتا سلف سے یاد چلا آتا ہے پس ہم شبہہ بھی اس کا نہین کر سکتے ہین کہ کسی نے انہین سے اپنے دوست سے کسی ایسی چیز کا مطالبہ کیا ہو جو خلاف ایمان کے یا خلاف قسم کے یا خلاف دولت جمہوریہ کے ہتی اسکے کہ ایسے اشخاص کی نسبت ایس کہنے سے کیا حاصل ہوگا کہ اگر کسی نے انہین سے مطالبہ کیا بھی ہوتا تو اوس کو مطلوب اپنا حاصل نہ ہوتا چونکہ یہ نہایت متبرک اشخاص ہے اور ایسی کسی چیز کا طلب کرنا یا حسب الطلب کسی کے خود کرنا دونون برابر ناروا ہے۔ مگر البتہ (طیبریوس گریخوس) کی پیروی

(سکاربون) اور (کاجلون) کرتے تھے اور اس کا بھائی (کایوس گرخوس)
جب تو نہیں البتہ مگر اب نہایت چستی سے کرتا ہے

۴۰ - پس یہ ضابطہ دوستی کا مسلم کہنا چاہیئے کہ نہ تو ہم جو چیز قبیح ہے
اوسکی درخواست کریں اور نہ درخواست کئے جانیسے خود مرتکب ہوں
اسواسطے کہ یہ عذر قبیح ہے اور قابل قبول نہیں ہے جیسا اور خطاؤں کے
بارے میں ویسا ہی اس بارے میں کہ کوئی اعتراف کرے اس بات کا
کہ اوسنے اپنے دوست کی خاطر سے خلاف دولت جمہوریہ کے کیا۔
اور اسواسطے بھی اے (فینیوس) اور (اسکیوولا) کہ ہم
اب ایسی حالت پر پہونچے ہیں کہ ہم کو دولت جمہوریہ کی آیندہ
آفات کا بہت قبل سے خیال کرنا واجب آپڑا ہے اسواسطے کہ
عادت بزرگون کی اب ایک ذرہ سی اپنی راہ وانداز سے خارج ہوگئی ہے
(طیبیریس گرخوس) نے بادشاہی لینے کی کوشش کی بلکہ کئی مہینے
بادشاہی ہی کی۔

۴۱ - بھلا ایسی کوئی بات امت (رومانی) نے کبھی پہلے دیکھی یا سنی
تھی متابعت سے اوسکے بعد موت کے بھی جو اوسکے دوستوں اور عزیزوں

نے (پولیبیس اسکپیون) کے ساتھ کیا وہ مین بے چشم پر ایک کچھ نہین سکتا ہون
اسواسطے کہ (کاربون) کی تو جسطرح ہمین تن پڑا (طیبیریوس گراخوس) کو
بالفعل سزا دینے کے لئے ہمنے مدد کی لیکن (کایوس گراخوس) کی
سرداری سے جو مین اندیشہ کرتا ہون اوسکی پیش گوئی کرنے کو میرا جی نہین
چاہتا ہے پس ایک بات ایسی ہوتی چلی ہے کہ جو ایک دفعہ چل نکلے تو پھر
بہت جلد خرابی تک پہونچے گی — تم دیکھتے ہو پہلے سے کتنی بڑی غلطی بہت
مین واقع ہوئی ہے اولاً تو قانون (کاربین) سے پھر دو برس بعد قانونہ
(کاسی) سے گویا مین ابھی سے دیکھتا معلوم ہوتا ہون کہ لوگ انجمن مشورہ
سے جدا ہوگئے ہین اور عوام کی رائے سے امور عظیمہ کئے جاتے ہین اسواسطے
اکثر آدمی سیکھین گے کہ کس طور پر یہ باتین کیجاتی ہین اور کم سیکھین گے
کہ کس طور سے انکا دفعیہ ہو سکتا ہے —

۴۴ — کس غرض سے یہ سب ذکر ہوا اس غرض سے کہ مدعیان شریکون سے
کوئی شخص اسطرح کی کسی بات پر مستعد نہین ہو سکتا لہذا اچھے لوگون پر تاکید کرنی
چاہیے کہ اگر وہ اس قسم کی دوستی مین اتفاقاً نادانستہ پڑین تو اپنے تئین
ایسا مجبور نہ سمجھین کہ ان دوستون سے جدا نہ ہون جو امر مملکت مین خلل انداز

ہین - بلکہ بدکارونکے لئے سزا مقرر کرنا چاہئے نہ کہ اون لوگون کے
لئے جنھون نے دوسرے کی پیروی کی اوس سے کہ خود بغاوت
کے سرغنا ہوئے کون شخص (ذمسطوکلیس) سے زیادہ صاحب
شان (یونان) مین ہوا اور کون اس سے زیادہ صاحب قدر تھا آسنے
جب جنگ (فارس) مین سالار بنکے (یونان) کو غلامی سے نجات دی
اور بہ سبب حسد کے جلاوطن کیا گیا تو ظلم کو اپنے ناسپاس
اہل وطن کے اس نے تحمل نہ کیا حالانکہ اسکو کرنا چاہئے تھا۔
اور وہی کیا جو بیس برس قبل ہمارے یہان (کوریولانوس) نے
کیا تھا۔ ان دونون کا کوئی معاون خلل اندازی وطن مین پایا نہ گیا
پس دونون نے خودکشی کی۔

۳۴ - لہذا بدکارون کی ایسی سازش کو نہ صرف بعذر دوستی
پوشیدہ کرنا چاہئے بلکہ بہتر یہ ہے کہ ہر طرح کی عقوبت سے اوسکی
اصلاح کرین تاکہ کوئی شخص اپنے تئین دوست کے تابع ہونے کا اوس
حالت مین بھی مجاز نہ سمجھے جبکہ وہ وطن پر جنگ آوری کرتا ہو۔
کبھی نہ کبھی نہ معلوم کہان ہونے والا ہے کہ ایک بات تو ہونا شروع

ہوگئی ہے مجھکو تو کم فکر اسکی نہین ہے کہ میرے مرنیکے بعد دولت جمہوریہ کا کیا حال ہوگا اس سے کہ آج اوس کا کیا حال ہے۔

۴۴ — پس پہلا ضابطہ دوستی کا یہ مسلم رکھنا چاہیئے کہ ہم دوستون سے نیک ہی امرونکی طلب کرین اور دوستون کے لئے نیک ہی امر بجالائین اور انتظار اس کا نہ کرین کہ وہ ہمسے طلب کرین اور سدا اوس پر مستعد و آمادہ رہین تعویق کبھی نہ ہو بلکہ آزادانہ مشورہ دینے سے بھی ہم خوب خوش ہون اور چاہیئے کہ وقعت نیک صلاح دینے والے دوستونکی زیادہ تر دوستی کی بنا پر قایم ہو اور اسکو نہ صرف صاف صاف کہنے مین بلکہ سختی کر نصیحت کرنے مین بھی اگر مقتضائے مقام ہو کام مین لادین اور جب اس طرح سے کچھہ کہا جائے تو مانین۔ (نصیحت آزادانہ)

۴۵ — بعض اشخاص کو جو کہ مین سنتا ہون (یونان) مین دانا کہلاتے تھے کچھہ عجب باتین مین سمجھتا ہون پسند آئی تھین بلکہ کوئی چیز ایسی نہین ہے جسمین وہ اپنی توہمات کو دخل نہ دیتے ہون منجملہ اون کے یہ ہین کہ زائد دوستون سے بھاگنا چاہیئے مبادا ایک شخص کو کئی شخصون کے لئے متردد ہونا ہو جبر ایک شخص کو اپنے ہی امور کافی بلکہ زائد ہین

زائد غیرون مین پہننا باعثِ تکلیف ہے - نہایت مفید یہ ہے کہ جسقدر
ہوسکے دوستی کی باگین لمبی ہون جنکو جب چاہو تم کھینچ لو جب چاہو ڈھیلا
کردو خوشی سے زندگانی بسر کرنے کے لئے اصل بے فکری ہے جو دل کو
حاصل نہین ہوسکتی اگر ایک شخص کو کئی شخص گویا پالنا پڑین

۴۶ - مگر لوگ کہتے ہین کہ اورون نے اس سے بھی زیادہ خلاف
انسانیت باتین کی ہین اور مین بھی قبل ازین اسی طرح کا ذکر مختصر طور پر
کرچکا ہون کہ حمایت اور اعانت کے لئے نہ کہ مہربانی اور الفت کے
سبب سے دوستی کو طلب کرنا چاہیے پس جتنا کہ کوئی بہت ہی کم مضبوطی
اور بہت ہی کم قوت رکھتا ہو اوتنا ہی زیادہ تر وہ طلب گار دوستی کا
ہوگا - اور اس سے یہ نکلا کہ عورتین بیچاریان دوستی کی حمایت کی
زیادہ تر طلب گار ہوتی ہین بہ نسبت مردون کے اور مفلس بہ نسبت
مالدارون کے اور بدنصیب بہ نسبت خوش نصیبون کے -

۴۷ - واہ ری دانائی اسواسطے کہ آفتاب کو عالم مین سے لے لیتے
معلوم ہوتے ہین جو دوستی کو آدمیون مین سے لے لیتے ہین حالانکہ
اس سے خوشتر کوئی چیز ہمنے دیوتاؤن سے نہین پائی ہے - اسواسطے کہ

وہ آپکی بے فکری کیا ہے۔ ظاہر مین تو البتہ بھلی معلوم ہوتی ہے مگر
نفس الامر مین اکثر مقامات پر قابل ترک کرنیکی ہے۔ اسواسطے کہ
کسی امر نیک کو مبادا کہ تجھکو تردد کرنا پڑے نہ اختیار کرنا یا اختیار
کئے ہوئے کو نہ تمام کرنا مناسب نہین ہے اور اگر فکر ہی سے ہم بہاگتے
تو نیکی نسے بہی ہمکو بہاگنا چاہئے کہ نیک ہونے مین بہی تو اسکے مخالف
امور سے جیسا کہ سعادت مند ہونے مین شرارت سے اور پرہیزگار
ہونے مین عیاشی سے اور مضبوط ہونے مین سستی سے احتراز اور
نفرت کرنا ضرور کچھہ نہ کچھہ فکر کے ساتھہ ہوتا ہے۔ چنانچہ تو دیکھہ سکتا ہے
کہ راست باشدون کو ناراست باتون سے اور بہادرون کو بودے پن کی
باتون سے اور باحیاؤن کو بے حیائی کی باتون سے نہایت رنج ہوتا ہے
تو اچھی باتون سے خوش ہونا اور مخالف باتون سے رنج پانا خاصیت نفس
صحیح القوی کی ہے۔

۸۴ ۔ پس اگر مرد دانا کو تکلیف اوٹھانا پڑتی ہے اور البتہ پڑتی ہے
مگر یہ کہ اسکے نفس سے بشریت کا استیصال ہونا ہم سمجھین تو کیا وجہ ہے
کہ دوستی کو بالکل آدمیون مین سے ہمین سے لینا چاہئے مبادا کہ وس سے

جسم کو کوئی زحمت کرتا ہو ۔ اسواسطے کہ جب حرکت کو نفس سے سلب کرلیا تو پھر فرق کیا رہا انسان نہین اور مین نہین کہتا کہ بہائم مین بلکہ انسان اور پتھر یا لکڑی یا اور اس قسم کی چیزین ۔ اور ان کی بھی بات نہ سُننا چاہیے جو نیکی کو سخت جیسے کوئی لوہے کی چیز ہو سمجھتے ہین حالانکہ وہ جہان اور چیزون کے سبب سے وہان دوستی کے سبب سے بھی ملایم اور نرم ہوتی ہے کہ بھلائی سے دوست کی گویا ضبط اور بُرائی سے منقبض ہو جاتی ہے ۔ لہذا زحمت جو اکثر دوست کے لئے اوٹھانا پڑتی ہے وہ ایسی تو ہی نہین ہے کہ اوسکے سبب دوستی کو آدمیون مین سے بے لینا چاہیے ۔ زیادہ برین نیست کہ جسطرح نیکی نیکون کو اس سبب سے کہ کچھ زحمت اور فکر کرنا پڑتی ہے چھوڑنا نہین چاہیے ۔

۹۴ ۔ مگر چونکہ دوستی کو جذب کرتی ہے جیسا کہ اوپر سے مینے کہا جو کوئی علامت نیکی کی چمکے جسکی طرف ویسا ہی نفس اپنے تئین لگانا اور ملانا چاہتا ہے پس جب اس امر کا اتفاق ہوتا ہے تو محبت کا پیدا ہونا ضرور ہو جاتا ہے ۔ اسواسطے کہ کون امر ایسا مہمل ہے جیسا کہ خوش ہونا بہت سی واہیات چیزونسے عزت سی شانسے عمارت سی لباس

و آرایش بدنسے مگر نفس جو نیکی سے متصف ہی اور محبت کر بہی سکتا ہی اور پہیر بہی سکتا ہی اگر یون کہین اوس سے ذرہ بہی نہ خوش ہونا — اسواسطے کہ کوئی چیز مہربانی کے صلہ سے اور خدمات و توجہات کے معاوضہ سے زیادہ فرحت انگیز نہین ہے ۔

(۵۰) اور اگر ہم یہان وہ امر اضافہ کرین جو صحیح طور سے اضافہ ہو سکتا ہی کہ کوئی چیز ایسی نہین ہے جو اپنی طرف کسی چیز کو اسطرح گرویدہ کرے اور کہینچے جیسا کہ دوستی کو مماثلت تو اوسوقت البتہ مانا جاوے گا سچ ہونا اس بات کا کہ اچہون کو ضرور ہے کہ اچہے چاہین اور ایسا اونسے میل کرین جیسا کہ وہ انکے ساتہ قرابت سے کیا بلکہ فطرت سے ملے ہوئے ہین — اسواسطے کہ فطرت سے زیادہ کوئی چیز طلبگار اپنے امثال کی یا کوئی چیز طلب مین زیادہ حریص نہین ہے، اُس سے یہ بہی اے (فینیوس) اور سلا (اسکیوولا) ظاہر ہوتا ہے جو میری رائے ہی کہ اچہون کی اچہون مین نیک اندیشی ہونا ضروری امر ہے اور یہی منبع دوستی کا ہے جسکو فطرت نے مقرر کیا ۔

مگر یہ ایک ہی بہلائی بہتون تک بہی پہیلتی ہے اسواسطے کہ مردان نیک بے مروت اور معطل نہین اور نہ متکبر ہوتے ہین بلکہ یہ ساری ہی ساری ہوکر

حمایت کیا کرتے ہین اور اونکی نہایت خوبی سے رعایت کرتے ہین اور البتہ یہ
ہرگز نہ کرتے اگر عوام کی الفت سے بیزار ہوتے ۔
۱۵ ۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ دوستی کو فائدہ کے
سبب سے ہونا توہم کرتے ہین وہ گرہ محبت کو جو نہایت پیاری ہے دوستی مین سے سلب کرتے ہین ۔
اسواسطے کہ دوستی سے کام نکلنا آدمی کو اتنا خوش نہین کرتا ہے جتنا دوست کی خرد دوستی خوش
کرتی ہے اور جو چیز دوست سے آتی ہے وہ تب فرحت انگیز ہوتی ہے جبکہ دل سوزی
کے سانہ آتی ہے ۔ اور دوستی کا بسبب
احتیاج کے حاصل کیا جانا ایسا بعید ہے کہ جو دولت اور ثروت اور
نیکی پر کہ نیکی بڑی بھروسے کی چیز ہے قابض ہو کے کسی دوسرے کے
محتاج نہین ہین وہ ہی نہایت فیاض اور محسن اور طلب گار دوستی کے
ہوتے ہین ۔ اور مجھے معلوم نہین کہ آیا یہ درکار ہی نہین ہے کہ دوستونکو
کبھی کسی چیز کی کمی نہ ہونا چاہئیے ۔ اسواسطے کہ کہان ہماری لیاقتین
ظاہر ہوتین جو (اسکیو ولا) کو نہ کبھی ہماری صلاح کی نہ ہماری مدد کی
نہ گھر مین نہ باہر احتیاج ہوتی پس دوستی فائدہ کی تابع نہین ہوتی بلکہ فائدہ
تابع دوستی کا ہوتا ہے ۔

۵۲ - اور نہ قابل سماعت کے وہ لوگ ہونگے جو عیش و عشرت مین پڑے ہین اگر کبھی وہ دربارہ دوستی گفتگو کرین جسکو اونہون نے نہ کام مین لاکے نہ فکر کرکے پہچانا ہے - اسواسطے کہ کون ہے قسم دیتا ہون اور آدمیون کے حق کی جو اس شرط پر کہ نہ وہ کسی کو چاہیے نہ اوسکو کوئی چاہیے رہنا اسطرح کہ ہر طرف سب چیزون کی کثرت ہو اور جلینا اسطرح کہ افراط ہر قسم کے ساز و سامان کی ہو قبول کرے گا - اسواسطے کہ خود بن بیٹھنے والے بادشاہون کی زندگانی البتہ اس طرحکی ہوتی ہے جسمین بے شک نہ وفا نہ الفت نہ مستحکم اعتماد حسن ظن پر ہو سکتا ہے بالکل ہمیشہ شبہے اور اندیشہ رہتے ہین اور دوستی کی جگہہ نہین ہوتی -

۵۳ - اسواسطے کہ بہلا کون اوس کو چاہیگا جس سے خود ڈرتا ہو یا اوس کو جسکو جانتا ہو کہ اپنے سے ڈرتا ہے - لیکن لوگ اونکی جہوٹی خوشامد تہوڑے زمانہ تک کرتے ہین مگر جب اونپر دفعۃً زوال آیا جیساکہ اکثر ہوا ہے تب کہلتا ہے کہ کیسے وہ بے یار و آشنا تہے -

چنانچہ (طارقلینوس) کو لوگ کہتے ہین کہ اوسنے کہا اب مجہے جلاوطنی مین دریافت ہوا کہ کون میرے پاس باوفا دوست تہے اور کون بیوفا

جبکہ ان دونون مین سے کسی ہی مین جزا و سزا نہین دے سکتا ہون -

۵۴ - اگرچہ مین تعجب کرتا ہون کہ اوسکے اس تکبر اور تندمزاجی سے کیونکر اوسکو کوئی بہی ملا ہوگا - اور جسطرح اخلاق اوسکے جس کا بینے نام لیا اوسکے لئے سچے دوست مہیا نہ کرسکے اسیطرح دولت بہت صاحبان اختیار کی اون کو وفادار دوستون سے محروم رکہتی ہے اسواسطے کہ نہ صرف قسمت اندہی ہے بلکہ جسکے گلے لگتی ہے اوسکو بہی اکثر اندہا کردیتی ہے لہذا اون کے سرکشی اور رعونت سے تقریباً کل سچے دوست بہاگ جاتے ہین کیونکہ قسمتور نادان سے زیادہ کوئی چیز نامقبول تر نہین ہوسکتی ہے اور یہ بہی ہم دیکہہ سکتے ہین کہ وہ لوگ جن کے سابق مین اخلاق فی الجملہ اچہے تہے حکومت اور اقتدار اور اقبال مندی سے وہ بدل جاتے ہین اور پہر اسنے دوستو کی تحقیر اور لوگون کی توقیر کرنے لگتے ہین -

۵۵ - اس سے بڑہ کے کیا حماقت ہوگی کہ جب دولت اور اقتدار اور ثروت سے بہت کچہ قدرت حاصل ہو تب اور چیزین مہیا کرنا جو روپیے سے مہیا ہوتی ہین گہوڑے - غلام عمدہ لباس قیمتی ظروف مگر دوستو کو نہ مہیا کرنا جو مین کہون زندگی کی نہایت اچہی اور بہاست

خوبصورت آرایش مین اور بہر کے لئے اور چیزین مہیا کرتے ہین اور
کسکی راحت کے لئے محنت کرتے ہین وہ خود نہین جانتے حالانکہ ہر ایک
ان چیزونمین سے اوسی ہی کی ہو جاتی ہے جو قوت مین غالب آئے
مگر دوستی کی دولت جسمین کسی کی ہے اور سبھی کی ہمیشہ ثابت و قایم رہتی ہے
اور اگر یہ چیزین جو گویا قسمت کی خیرات ہین باقی بھی رہین تاہم جو زندگانی
دوستونکی صحبت اور شرکت سے خالی ہو وہ خوشامد نہیں ہو سکتی مگر
یہ باتین تو یہانتک ہوئین —

۶۵ — اب مقرر کرنا چاہیئے کہ کیا حدین دوستی کی ہین اور مہربانی
کی کیا انتہا ہے کہ وہانتک کرنا چاہیئے — مین دیکھتا ہون کہ تین
رائین اس بارہ مین منقول ہین جسمین سے مین کسیکو بھی نہین پسند
کرتا ہون ایک کہ اوسیطرح دوستون کی نسبت ہمکو کرنا چاہیئے
جیسا کہ ہم کو خود اپنی نسبت — دوسرے کہ ہماری مہربانی دوستونپر
بالکل مطابق اور برابر ہونا چاہیئے اونکی مہربانی کے ہمپر — تیسرے
کہ جتنی کوئی شخص اپنی خود توقیر کرے اوتنی دوستون کو بھی اوسکی
کرنا چاہیئے —

۵۷ - ان تین راؤن مین سے مین کسیکو اصلا قبول نہین کرتا ہون
اسواسطے کہ نہ وہ پہلی رائے درست ہی کہ جسطرح کوئی خود اپنے لیے
ویسا ہی چاہیے کہ دوست کے لئے بہی مستعد ہو کیونکہ کتنی ہی باتین ایسی
ہین کہ ہم کو اپنی وجہ سے کبہی نہ کرنی چاہیئن مگر اون کو دوست کیوجہ سے
ہم کرتے ہین مثلاً کسی دنی شخص سے سوال کرنا اور التجا کرنا یا کسیکو درشتی
سے الزام دینا اور زور سے جہڑکنا کہ یہ باتین اپنے امور مین کرنا
خلاف شان ہی مگر دوستون کے لئے کرنا نہایت شانداری ہے -
اور بہت حالتین ایسی ہوتی ہین کہ اونمین اچہے لوگ اپنی راحت
کی چیزون مین سے بہت چیزون کو گہٹا دیتے ہین اور گہٹا دیا جانا گوارا
کرتے ہین تاکہ اونسے دوست اونکے نہ کہ خود متلذذ ہون -

۵۸ - دوسری رائے وہ ہی جو متساوی خدمات اور توجہات سے دوستی
کو محدود کرتی ہے - یہ دوستی کو بہت رکیک اور خسیس سمجہ کے اوس سے
حساب لینا ہی کہ لی ہوئی چیزون مین اور دی ہوئی چیزون مین مساوات ہو
مجکو معلوم ہوتا ہی کہ سچی دوستی سخی تر اور غنی تر ہوتی ہی اور خیال اوس
قید کا نہین رکہتی کہ جتنا پایا ہی اوس سے زیادہ پہیر نہ دے -

اسواسطے کہ دوستی میں نہ اس کا ڈر ہوتا ہے کہ کوئی چیز ضائع ہو جاویگی یا زمین پر گر پڑیگا اور نہ اس کا دوست کیطرف استحقاق سے زیادہ چلا جاوے گا۔

۵۹۔ تیسری تو سب سے بدتر ہے کہ جتنی قدر کوئی خود اپنی کرے اوسی قدر اوسکی دوستوں کو کرنا چاہیئے۔ اسواسطے کہ بسا اوقات بعض لوگونکی ہمت پست اور امید خوشحالی کی شکستہ ہو جاتی ہے پس سوقت مینا یہہ کام نہیں ہے کہ جیسا وہ خود اپنی نسبت ہر ویسا ہی یہ بہی اوس کی نسبت ہو جاوے بلکہ یہ کام ہے کہ کوشش کرے اور ایسا کرے کہ دل دوست کا چاق ہووے اور توقع بہتری کی رکھے۔

لھذا کوئی اور حد سچی دوستی کی مقرر کیجاویگی جبکہ مین پہلے وہ بات کہلونگا جسکی بہت سکایت (اسکپیون) اکثر کیا کرتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ کوئی قول منافی دوستی کے اس سے زیادہ نہیں پایا جا سکتا ہے جو کسی شخص نے کہا ہی کہ محبت اسطرح کرنی چاہیئے کہ جیسے کبہی عداوت بہی کرنی ہو۔ اور کہتا تہا کہ مین ہرگز قایل نہیں کیا جا سکتا ہوں اسکا کہ مانون اس امر کو کہ اس قول کا (بیاس) سے منقول ہونا کیطرح سمجہا جاتا ہے جو ایک سات دانشمندونمین سے شمار کیا جاتا ہی۔ یہ قول تو کسی ناپاک

لالچی کا ہے جو اپنے قبضہ مین سب چیزین لانا چاہتا ہو - بہلا کس طرح کوئی دوست ہو سکیگا اوس کا جسکو یہ سمجہے کہ یہ اوس کا دشمن بہی ہو سکتا ہے علاوہ برین ضرور ہوگا کہ متوقع ہو اور خواہشمند رہے اسکا کہ کتنی زیادہ خطائین دوست سے سرزد ہوتی ہین تاکہ اوتنہی زیادہ موقع اوسکے شکایت کرنے کی ہاتہ لگین - اور پہر یہہ بہی ضرور ہوگا کہ دوستون کے نیک افعال اور آسودگی پر حسد کرے اور رنجیدہ ہو اور رنج کرے -

لہذا وہ حکم چاہئے کسیکا ہو دوستی کے سلب کرنے مین ایسے حزم و ہوشیاری کرین کہ کبہی نہ ہم ایسی سے محبت کرنا شروع کرین جس سے ہو سکتا ہو کہ ہم کبہی نہ کبہی عداوت رکہین گے - علاوہ برین اگر ہم دوستون کے انتخاب کرنے مین بدقسمت نکلین تو (اسکپیون) سمجہتا تہا کہ اسکا تحمل کرنا چاہئے نہ کہ دشمنی کرنیکا موقع ڈہونڈہنا -

فصل ۶۱

پس میری تجویز یہہ ہے کہ ان حدون کو عمل مین لانا چاہئے کہ جب اخلاق دوستون کی پاکیزہ ثابت ہوے تب اون کے درمیان منصوبون اور خواہشون مین اور کل امور مین بلا استثنا مشارکت ہونی چاہئے - یہانتک کہ اگر اتفاقاً دوستونکی خواہش سے اعانت کسی امر نامناسب مین کرنا پڑے جسمین خطرہ اون کی جان کا

یا آبرو کا ہی تو طریقۂ حق سے فی الجملہ سیلان کرنا چاہئے بشرطیکہ کسی معصیت عظیم مین
مبتلا ہونا نہو ۔ اسی واسطیکہ کہانتک دوستی کی پاسداری کرنی چاہئے
اوسکی بھی ایک انتہا ہے ورنہ نام آوری کے بارہ مین غفلت کرنی چاہئے
کہ ہموطنون کے حسن ظن کو تیر بہدف حصول مطلوبات مین سمجھنا چاہئے اور اسکو
خوشامد اور چاپلوسی سے حاصل کرنا رکیک ہے اور نیکی جو نتیجہ محبت ہوتی ہے
۶۲ اوسکو بھی ہرگز نہ ترک کرنا چاہئے مین پھر (اسکیپیون) کیطرف رجوع کرتا ہون
کہ اوسکی پوری تقریر دربارۂ دوستی تھی ۔ وہ بار اوقات افسوس کیا کرتا تھا
کہ انسان ہر چیز مین زیادہ سرگرم رہتے ہین ۔ بھیڑین اور بکریان کتنی اوسکو
چاہئین ہر شخص کہہ سکتا ہے مگر دوست کتنی چاہئین کوئی نہین کہہ سکتا ہے اور
ان چیزون کے لینے مین فکر و تامل کرتے ہین مگر دوستون کی انتخاب [۵] مین
غفلت کرتے ہین حالانکہ انہین کوئی علامت اور نشان نہین پاتی ہین جس سے اونکو جو لائق
دوستی کے ہین پہچان لین پس مستقل مزاج اور ثابت قدم لوگ لایق انتخاب کے ہونگے
مگر اسقسم کے لوگون کی بڑی قلت ہے ۔ اور تجویز البتہ مشکل ہے مگر یہہ کہ امتحان
کیا جاوے اور امتحان خود دوستی کرکے ہوگا پس دوستی تجویز پر سابق ہوگی
اور قدرت امتحان کرنیکی نہ رہیگی ۔ ۳

۳ خود ۲ مراد ہوگا ۔ ۴ مترجم

۴۳ - لهذا دوراندیش کا کام یہہ ہے کہ جسطرح گاڑی کو اوسیطرح محبت کے زور
کو سنبھالے رہے تاکہ ہم جسطرح گہوڑونکو سدہا کے اوسیطرح دوستون کو
اون کے اخلاق کسی قدر آزما کے استعمال مین لائین -

بعضون کا حال تو اکثر تہوڑے ہی روپیہ سے کہلجاتا ہے کہ کیسے وہ ہلکے ہین
اور بعضے جنکو تہوڑا روپیہ متزلزل نہ کرسکا اونکا حال بہت روپیہ سے معلوم
ہو جاتا ہے - ورنہ اگر حقیقت مین ایسی لوگ پائی ہی جائین جو دوستی پر روپیہ کو ترجیح
دنیا مہمل سمجھتے ہین مگر کہان ایسی لوگ ہم پائین گے جو عزت و حکومت و اقتدار
و دولت و اختیار پر دوستی کو مقدم رکھتے ہون - ایسا کہ جب ایک طرف
یہہ چیزین رکھی ہون اور دوسری طرف حق دوستی کا تو وہ انکو بہت بہتر سمجھین
اسواسطے کہ فطرت اقتدار کو ذلیل نہ سمجھنے مین مجبور رہے چنانچہ اسکو اگر وہ دوستی
چھوڑکر بہی حاصل کرلیا تو سمجھتے ہین کہ وہ معذور رکھے جاوینگے کہ بدون بڑی
سبب کے اوہنون نے دوستی سے کنارہ نہین کیا -

۴۴ لهذا اچھی دوستیان اون لوگون مین نہایت مشکل سے پائی جاتی ہین جو طلب
عزت مین اور امور جمہوری مین منہمک ہین اسواسطے کہ کہان تو پائیگا ایسے شخص
کو جو اپنی عزت پر دوست کی عزت کو مقدم رکہے - حالانکہ کیا گران اونکو

اکثر لوگوں کو شرکت کرنا مصیبتوں مین معلوم ہوتا ہی اور ان میں جو شخص خود بڑا یا اچھا ہے
ملنا اوسکا آسان نہین ہی - اور اگرچہ (انیوسس) نے ٹہیک کہا ہے

ع پہچانے جاتے دوست ہین مشکوک امر مین -

مگر یہہ دو حالتین اکثر لوگون پر الزام چہوڑ رہی ہین کا اور بودے ہین کا ثابت کر دیتی
ہین جو خوشحالی مین دوستونکی تحقیر کرتے ہین یا جو اونکو بدحالی مین چہوڑ

دیتے ہین -

لیکن جسنے دونون حالتونمین اپنی تئین دوستی مین متحمل ثابت قدم مستقل مزاج
دکہایا تو ہمپر واجب ہے کہ اوسکو ہم انسان کی نادر قسم سے گویا کہ فرشتون

سے شمار کرین -

۶۵ بنیاد اس استقلال و وفاداری کی جو دوستی مین ہمین درکار ہے -
ایمان ہے - اسواسطیکہ کوئی شئی بے ایمان کے مستقل نہین ہے اور
سبب سے سادہ مزاج ملنسار یک رنگ کو جسکے مزاج مین تلون نہو انتخاب کرنا
مناسب ہے کہ یہہ سب امور متعلق وفاداری کے ہین - اس واسطیکہ
نہ وہ طبیعت با ایمان ہو سکتی ہے جسمین پیچ اور رنگی ہو اور نہ وہ شخص جسکے
مزاج مین تلون ہو اور فطرۃً ایک رنگ نہو حقیقت مین ایماندار اور مستقل

مزاج ہوسکتا ہے ۔ اور یہہ اسکے ساتھہ اضافہ کرنا چاہیئے کہ وہ ایسا ہو
کہ الزام دینا یا الزامات کا ذکر بسمع قبول سننا اوسے اچھا معلوم ہوتا ہو اسوا اسکے
یہہ سب امور متعلق باستقلال ہین جسکا ذکر مین پہلے سے کر رہا ہون ۔ پس وہ
ثابت ہوا جو مینے ابتدا مین کہا تہا کہ دوستی سوا اسکے کہ اچہون مین ہو نہین
ہوسکتی ۔ اس اسطیکہ کام اچھے آدمی کا جسکو دانا ہی کہنا جایز ہے خیال
ان دو چیزون کا دوستی مین رکھنا ہے ۔ پہلے کہ کوئی چیز بناوٹ کی یا دہوکہے
کی ہونے پائے اسواسطیکہ صاف صاف ملامت کرنا بہی عالی ہمت کا کام
ہے نہ کہ صورت بناکر دل کی بات کو چہپانا ۔ دوسرے کہ نہ صرف الزامات
کو دفع کرے جو کوئی اور پیش کرے بلکہ اپنے تئین بہی شکی نہ بنادے کہ ہمیشہ
یہہ توہم کیا کرے کہ دوست کسی امر بد کا مرتکب ہوتا ہوگا ۔

اور یہہ بہی ضرور ہے کہ یہان کچہہ شیرینی گفتار و اطوار کا اضافہ کیا
جائے جو ہرگز چہوٹا مصالح دوستی کا نہین ہے ۔ اگرچہ ترش روی اور
ہر بات مین درشتی کرنا اسکی بہی توقیر ہوتی ہے مگر دوست کو چاہیئے کہ
زیادہ تر بے تکلف خلیق از ادانہ مزاج شیرین کلام سہولت پسند ملاپ
پر مائل ہو ۔

مگر اس مقام پر ایک مشکل سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا کبہی نئے دوستون کو جو لایق دوستی کے ہین پرانون پر مقدم رکہنا چاہیئے ۔ جیساکہ پرانی گہوڑون پر کم سنون کو مقدم رکہنا ہمارا دستور ہے ۔ یہہ تردد انسان کے لایق نہین ۔ اسواسطیکہ سیری جیسے اور چیزون سے نہین ہوتی ویسا ہی دوستون سے بہی نہین ہونی چاہیئے ۔ جو چیز کے نہایت قدیم ہین ضرور چاہیئے ہین کہ مثل شراب سال خوردہ کی نہایت خوش گوار ہون ۔ اور وہ بات سچ ہے جو کہی جاتی ہے ۔ کہ منون نمک ایک دفعہ کہانا چاہیئے ۔

مگر جدید سے اگر معلوم ہو کہ ثمرہ ظاہر ہوگا جیسے درختان باثمر سے تو اوس کو بہی ترک کرنا نچاہیئے لیکن قدیم کو اپنی جگہہ پہ برقرار رکہنا چاہیئے ۔ اسواسطیکہ نہایت بڑا اثر ہوتا ہے قدامت کا اور عادت کا ۔ وہ نہ اوسہی گہوڑی کی مثال مین جسکا ابہی مین نے ذکر کیا کون شخص ایسا ہے جو اگر کوئی اور مانع نہو تو اپنے پرانے گہوڑی کو جسکا اوسکی عادت ہے نہ زیادہ تر خوشی سے بہ نسبت نئی نوکند کے اپنے استعمال مین رکہے ۔

نہ صرف گہوڑے مین کہ جانور ہے بلکہ بے جان چیزون مین بہی عادت و قدامت کو بڑا دخل ہوتا ہے چونکہ ہم اون مکانون تک سے خوش ہوتی ہین خواہ وہ پہاڑون خواہ جنگل مین ہی ہون جبکہ وہان ہم ایک مدت تک رہین

۶۹ مگر نہایت بڑا امر دوستی مین یہہ ہے کہ اعلی ادنی سے کے برابر ہو ۔ اسواسطیکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعضون کو فوقیت حاصل ہوتی ہے جیساکہ ہمارے غول مین جو یون کہون (اسکیپیون) کو تہی مگر اوس نے اپنے تئین نہ کبہی (پہیلوس) پر نہ کبہی (روپیلیوس) پر نہ کبہی (ممنیپوسس) پہ نہ کبہی کسی ادنی دوست پر مقدم رکہا ۔ بلکہ اسکا بڑا بہائی (فنطوسس) جو اگرچہ فی الجملہ ممتاز شخص تہا مگر اوس کے برابر ہرگز نہ تہا چونکہ سن مین اس سے زیادہ تہا تو اسلئے یہہ اوسکا ادب مثل ایک نہایت بزرگ شخص کے کرتا تہا ۔ اور یہہ اپنے سب دوستون کے لئے اپنی طرف سے بہتری چاہتا تہا ۔

۷۰ اسکے فعل کی سبکو تعمیل اور تاسی کرنی چاہئے اسطرحپر کہ اگر انکو کوئی فوقیت مردانگی کی یا ذہانت کی یا طالع وری کی حاصل ہو تو فیض اوسکا اپنے لوگون کو پہونچا دین اور جن سے جسکو نہایت قربت ہو اوسکو

وہ اپنا شریک بنا دین ۔ اور اگر گھر مین غریبون سے پیدا ہوئے ہون یا
اقربا اون سے ہمت یا دولت مین کم ہون تو یہہ اون کے سرمایہ کو
بڑہا دین اور اپنے تئین باعث اونکی عزت و توقیر کا گردانین ۔ جیسا
کہ کہانیون مین ہے کہ کسی زمانہ مین دو لڑکے جو بسبب مجہول ہونے
اصل و نسل کے خدمتگاری کے عہدہ پر تہے جب پہچانے گئے اور معلوم
ہوا کہ یہہ دیوتاؤن یا بادشاہون کے بیٹے ہین تو انہون نے اون چرواہون سے
الفت باقی رکھی جنکو یہہ کئی برس تک باپ سمجہتے آئے تہے ۔ ایسا ہی
سلوک کرنا یقینی اور حقیقی والدین سے تو البتہ اور بہی زیادہ لازم ہے
اسواسطے کہ نہایت بزرگانہ سخاوت اور مردانگی اور کل فضائل کا
تب حاصل ہوتا ہے جبکہ وہ ہر ایک قرابتدار تک بہی پہونچے ۔
اور اسطرح اون اعلی لوگون کو چاہیے جو پابند دوستی و یگانگی کے
ہین کہ اپنے تئین ادنی لوگون کے برابر کرین اوسی طرح ادنی
لوگون کو بہی چاہیے کہ اس کا رنج نہ کرین کہ اپنے دوستون سے لیاقت
یا طالع وری یا رتبہ مین زیر ہو گئے ہین ۔ اون مین سے اکثر لوگ
یا تو ہمیشہ ایک نہ ایک امر کے شاکی رہتے ہین یا کہ طعن و تشنیع بہی کرتے

ہین زیادہ تر جبکو اپنے سے کسی ایسے فعل کا صادر ہونا خیال کرتے ہین جبکو یہہ
کہہ سکین کہ اونہون نے کسیقدر محنت کرکے بہ نظر خدمت گذاری اور دوستی
کے کیا نفرت انگیز فی الحقیقہ قسم آدمیونکی ہے احسان کے طعنہ دینے والون کی
جو اوسکو یاد رہنا چاہئے جسپر ہوا نہ کہ اوسکو جس نے کیا۔

۷۲ لھذا ان دوستونکو جو عالی رتبہ ہین جسطرح اپنے تئین پست کرنا اوسی طرح اپنے
ادنی رتبہ دوستونکو کسیقدر بلند کرنا دوستی مین لازم ہوتا ہے — اسواسطیکہ
ایسے بھی لوگ ہوتے ہین جو دوستی کو باعث اذیت کا کردیتے ہین چونکہ خود
بخود اپنے ذلیل کئے جاینگا توہم کرتے ہین — اور یہہ اتفاق غالباً نہین پڑتا
مگر اون لوگون کو جو اپنے تئین قابل تذلیل سمجھتے ہین — پس اس توہم کو اون کی
دلون سے نہ خالی زبانی کہہ کے بلکہ سلوک کرکے دفع کرنا چاہئے۔

۷۳ مگر عنایت اتنی ہر شخص پر چاہئے اولاً تو جتنی تو کر سکے ثانیاً جتنی وہ جسکو
کہ تو چاہتا ہے اور مدد کرتا ہے اوٹھا سکے۔ اسواسطے کہ تیرے امکان
نہین چاہیے کتنا ہی تو عالی رتبہ ہو کہ سب اپنے دوستونکو تو نہایت اعزاز
و احترام پر فایز کردے۔ چنانچہ (اسکپیون) رو ٹیلیوس) کو تو
حاکم بنا سکا مگر اپنے بھائی (لوکیوس) کو نہ سکا۔ بلکہ اگر ایسا بھی ہو تو

ہو کہ جو چاہے تو دوسرے کو دیدے تب بھی دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس
مرتبہ کا تحمل کر سکے گا ؛ اور دوست تو جب البتہ قابل تجویز کے ہوتے
ہین جب سن شعور کا ہو اور عقلین پختہ ہون نہ کہ اگر ابتدای سن مین شوق شکار کا
یا کوئی بازی کا ہوا تو اونکو لازم ہے کہ اوہنین لوگون کو اپنا رفیق بنا دین
جنکو بیہ اسی شغل مین مصروف پاکے اوس زمانہ مین چاہتے تھے - اس
طرح تو بیہودہ ای قدامت سب سے زیادہ سحر پائی کہلائیان اور بیہودے
اور ناخوند طلب کرینگے - جن سے بہی اعراض نہین بلکہ ایک طرح سہی سلوک
کرنا چاہیئے - مگر اور طرح سے دوستیان قائم نہین رہ سکتی ہین - اس
واسطے کہ مختلف اشغال مختلف اخلاق پیدا کرتے ہین جنکا اختلاف دوستی
کو برہم کر دیتا ہے - اور کوئی سبب نہین ہے کہ اچھے برون کے اور
برے اچھون کے دوست نہین ہو سکتے سوای اسکے کہ اونکے درمیان
جتنا اختلاف کہ اخلاق مین ممکن ہے اوتنا سب موجود ہے -
یہ بھی صحیح حکم دربارہ محبت دیا جا سکتا ہے کہ کوئی سبب سوء الفت
جیسا کہ اکثر ہوا کرتا ہے دوستون کے امور باہم مین بلا مبلغ پہونچنے والے
اسطرح کہ جو مین پھر کہا ہون کا ذکر کرون تو نہ (طرزیہ) کو بھی -

(بنو بلمو لمیوس) فتح کر سکا ہوتا اگر (لیکومیدس) کی بات ...
اسنے تربیت پائی ہتی سننے پر راضی ہوتا کہ وہ اسکو سفر کرنے سے ...
اشک فشانی منع کرتا تھا - اور لبا اوقات ایسے بڑے بڑے امور پیش
آتے ہین کہ دوستون سے افتراق مناسب ہوجاتا ہے - اور اگر ...
مین جو اسوجہہ سے مانع آوے کہ دوستون کے فراق کا تحمل ...
ہے تو ایسا شخص بودا ہے - اور نرم طبیعت کا ہے اور اسکی ...
لایق دوستی کے کم ہے - اور ہر حالتمین یہہ سوچنا لازم ہے کہ کیا ...
دوست مانگنا چاہیئے اور کیا اونکا تجہہ سے مانگلینا تجہے روا رکہنا چاہیے -

ایک آفت یہہ بہی ہوتی ہے کہ بعض اوقات دوستی کا ترک ...
ہوجاتا ہے اسواسطیکہ دانشمندون کے اخلاص سے تقریر ...
عوام کی دوستی مین آپڑی ہے - دوستون کے عیوب جو ...
تو اکثر جسطرح دوستون تک اوسہی طرح غیرون تک پہونچتے ہین مگر ...
اون کے دوستون پر عاید ہوتی ہے - پس ایسی دوستیون کو ...
کم کرتے کرتے دہہ ڈالنا چاہیئے اور جیسا کہ (کاطون) کہتا ہے ...
سنا ہے - اودہیڑنا چاہیئے نہ کہ پہاڑ ڈالنا چاہیئے مگر یہہ کہ ...

ایسی آتش ظلم تیز کرنیکو ہو جو انتہا کی ناروا ہے اور فوراً بیگانگی اور افتراق نہ کرنا
نادرست وخلاف عزت ونا ممکن ہو۔ ورنہ اگر اخلاق و اشغال مین تغیر واقع ہو جاوے جیسا اکثر
واقع ہوا کرتا ہے یا اگر دولت جمہوریہ کے فرقون مین اختلاف آپڑے
[ا] اسواسطے کہ مین رسمی دوستی کا جیسا کہ ابھی سابق مین مین کہہ چکا ہون
ذکر کرتا ہون تو خیال رکھنا ہوگا کہ مبادا نہ صرف دوستیان جاوین بلکہ وہ
شیطان دشمنیان کرتے ہوے بھی معلوم ہون۔ اس واسطے کہ اس سے بدتر
کوئی بات نہین ہے لڑائی لگانا اوسکے ساتھ جسکی ساتھ تو یارانہ سے
رہ چکا ہو۔ (اسکیپیون) نے جیسا کہ تم جانتے ہو میرے لئے
(پومپیوس) کی دوستی سے اپنے تئین جدا کیا اور بسبب اختلاف
کے جو دربارہ دولت جمہوریہ ہوا تھا ہمارے ہم عہدہ (میطلوس) سے
بیگانہ ہوگیا۔ دونون کے ساتھ اسنے سنجیدگی اور متانت اور وقار سے
نہ تندمزاجی سے سلوک کیا۔

لہذا پہلے تو بدل جہد کرنا چاہیے کہ کسیطرحکا افتراق دوستون مین
ہونے پاوے پھر اگر کوئی امر اس طرحکا واقع بھی ہو نیکو ہو تو ایسا معلوم ۷۸
ہونا چاہیے جیسکہ دوستی خود سے تمام ہوگئی نہ کہ کٹ گئی۔ اور

البتہ احتیاط کرنا چاہئے کہ کہین دوستی بہدل بدشمنی سخت نہ ہو جاے جس سے
جہگڑے گالیان فضیحتین پیدا ہوتی ہین - اور انکا ہی تحمل کرنا چاہئے جو
تحمل کے قابل ہون مگر اس قدر پاس پرانی دوستی کا کرنا چاہئے کہ خطا
اوسکی ہو جسنے کہ تعدی کی نہ اوسکی جسپر کہ تعدی ہوی - ان سب
برائیون اور تکلیفونکا علاج کل مین ایک تو احتیاط ہے اور ایک پیش
بینی تا کہ بسبب جلدی اور نالایقون سے گرویدگی شروع نہ ہو -

اور سوا اور دوستی کے ایسے لوگ ہوتے ہین جن مین خود وہ بات پائی
جاتی ہو جسکے سبب سے وہ محبت کئے جاوین - یہہ قسم نادر ہے اور
بے شک ہر عمدہ چیز نادر ہوتی ہے اور پانا اوسکا جو اپنی جنس مین ہر طرح
کامل ہو اس سے زیادہ کوئی امر مشکل نہین ہے بہت سے لوگ اس دنیا
کی چیزون مین سے کسی کو اچھی نہین جانتے ہین سوای اوس کے جو نہایت
مثمر ہو اور اونہین دوستونکو پسند ہو اشی کے نہایت چاہتے ہین
جن سے امید رکہتے ہین کہ نہایت بڑا ثمرہ اوٹہا دین گے -

پس اوس نہایت عمدہ بڑی نظر کی دوستی سے محروم رہتے ہین جو خود
سے اوس ہی کیلئے طلب کرنیکے لایق ہے - اور نہ اپنی مین نظیر

دکھائی ہیں کہ کیسا اور کتنا زور دوستی کا ہوتا ہے - اس واسطے کہ اپنے تئین
ہر شخص چاہتا ہے نہ اس لیے کہ اجر اپنی چاہت کا اپنے سے لے بلکہ
اس سبب سے کہ خود اپنے کو عزیز ہے - اور بے اوسکے کہ یہی امر دوستی کی
نسبت سمجھا جاوے سچا دوست کبھی نہین ملیگا - اس واسطیکہ دوست جیسے
دوسرا خود آپ ہے -

۱۸ اور جبکہ یہہ امر چرندون - اور پرندون - اور شناوردون مین -
کشتکاری کے جانورون مین - انسی مین - اور وحشی مین نظر آتا ہے
کہ پہلے خود اپنے تئین چاہتے ہین اس لیے کہ یہہ چاہت ہر جاندار کی ساتھ
ہی خلق ہوتی ہے اور پھر دوسرے کو اپنی ہی قسم کے جانورون مین سے
ڈھونڈتے اور طلب کرتے ہین تاکہ اپنے تئین اون سے مشغول رکھین - اور ان
باتون کو وہ خواہشمندی سے اور ایک طرح کی انسان کی سی محبت سے کرتے
ہین تو کس قدر زیادہ انسان مین یہہ امر فطری ہوگا جو اپنے تئین چاہتا
ہی ہے اور دوسرے کو بھی تلاش کرتا ہے جسکی روح اپنی روح کیساتھ
ملائے اور دو سے گویا ایک بنا دے -

مگر بہت لوگ الٹی سمجھ سے اگر مین نہ کہون بے حیائی سے چاہتے ہین

کہ ایسا دوست ملے جیسکہ وہ خود نہین ہوسکتے ہین اور خود جو سلوک دوستونسے نہین کرتے ہین اوس کے طلبگار انسے ہوتے ہین ۔ مگر پہلے خود نیک مرد ہونا پہر دوسرے کو مثل اپنے دہونڈنا ٹھیک ہے ۔ ایسونمین وہ استحکام دوستی کا جسکا ذکر ہم اوپر سے کرتے چلے آئے ہین قائم ہو سکے گا جبکہ آدمی مہربانی سے میل کر کے پہلے اون حرصون کو جنکی اور لوگ طبیعت کرتے ہین قابو مین لائین گی اور پہر عدل و انصاف سے خوبی حاصل کرین گے اور ایک دوسرے کے لئے سپر امر کو اختیار کرین گے اور نہ کبہی سوای اوس کے کہ جو درست اور سزاوار ہے ایکدوسرے سی طلب کرین گے اور نہ صرف اپنے آپسمین نیازہ بڑہائینگے اور محبت کرین گے بلکہ احترام بہی کرین گے ۔ اس واسطیکہ نہایت بڑی آرایش دوستی کی لی لی اوسنے جسنے احترام کو اس سے لے لیا ۔

بیش لوگ نہایت سخت غلطی پر ہین جو سمجہتے ہین کہ دوستی سے ہوا وہوس کا اور رنگ فسق و فجور کا باب کہلتا ہے ۔ دوستی فطرت سے نیکیو کی ممدو کہ ہو نیکی ساتہی عنایت ہوی ہے ۔ اسطرحپر کہ جب اکیلا شخص نیکی کے اون درجات پر جو نہایت عالی ہین متصاعد نہو سکے تو دوسرے

سے مل کے اور رفیق لے کی صعود کر جائیے - جنکی دیبان یہہ سبیل ہے یا تہا یا ہوئیگا اونکی رفاقت کو نہایت اچہا اور سبتہائے سعادت نظری تصور کرنا چاہیئے -

۵۴ مین تو کہتا ہون کہ یہی سبیل ہے کہ جسمین کہ وہ سب چیزین جنکو آدمی لایق طلب کے سمجہتے ہین شامل ہین - عزت - شان - اطمینان - دلی فرحت ایسا کہ جب یہہ چیزین موجود ہوتی ہین تو زندگانی سعید ہوتی ہے اور بے ان کے نہین ہوسکتی - اور چونکہ یہہ امر نہایت بڑا اور عمدہ ہے پس اگر ہم اسکو حاصل کرنا چاہین تو ہمکو لازم ہے کہ بذل جہد نیکی کے حصول مین کرین کہ بدون اوسکے ہم نہ دوستی پر اور نہ کسی اچہے مطلب پر فایز ہوسکتے ہین - اور جو اس نیکی کو چہوڑکے سمجہتے ہین کہ انکو دوست مل گئے تو تب آخر کو غلطی کا انہین شعور ہوتا ہے جبکہ کوئی بڑا واقعہ اون کے آزملنے پر اونکو مجبور کرتا ہے -

۵۵ لہذا البتہ مکرر اسکو کہنا چاہیئے کہ جب تو اسکو تجویز کرچکے تب محبت کرنا چاہیئے نہ کہ جب محبت کرلی تب تجویز کرتا - مگر سزا غفلت کی جہان اور بہت امور مین وہان زیادہ تر دوستون کی تجویز کرنی مین

اور نیاز حاصل کرنے مین ہمکو ملتی ہے - کہ ہم اولٹی پلٹی راءون پر عمل کرتے ہین
اور جو کہ پچھ وہی پھر کرتے ہین حالانکہ اس سے ہمکو پرانی مشکل منع کرتی ہے -

اس شاستیکہ روزمرہ کے کاروبار مین باضد باتین بھی ادہر ادہر سے پہنکر
ہم ایک ذرہ کوئی امر خلاف طبع ظاہر ہونے پر دوستیون کو مین اونکے
ترقی کرنے مین توڑ ڈالتے ہین -

لہذا اتنی بیخبری ایسے امر مین جو نہایت ضروری ہے اور بہی قابل
الزام ہوتی ہے - اس شاستیکہ فقط ایک دوستی امور بشری مین ایسی ہے
جسکے مفید ہونیکے یک زبان سب قایل ہین اگرچہ بعض لوگ خود نیکی کو بہی
ذلیل سمجھتے ہین اور کہتے ہین اسکو کہ ایک قسم کی خود غرضی اور نمایش ہے
بہت آدمی دولت کی تحقیر کرتے ہین جنکو چونکہ تہوڑے پر قانع ہین مختصر طعام
ولباس خوش آتا ہے - اور اقتدار جسکی اشتیاق مین بہتیرے جلا کرتے ہین
کیسا اکثر لوگ اوسکی تحقیر کرتے ہین کہ اوس سے زیادہ کوئی چیز بیکار اور کوئی
چیز خفیف تر نہین سمجھتے - اس ہی طرح اور چیزین جو کہ اکثر لوگ ناچیز
سمجھتے ہین مگر دربارہ دوستی ہر شخص ایک ہی رای دیتا ہے - خواہ وہ

[illegible] الشعرا [illegible]

ہون جنہون نے اپنے تئین امور جمہوریہ مین مصروف کر رکھا ہے خواہ وہ
ہون جنکو دریافت حقایق اشیا اور علوم کا ذوق ہے خواہ وہ ہون
جو بفراغت اپنی کاروبار مین مشغول رہتے ہین - خواہ بالآخر وہ ہون جنہون نے
بالکل اپنے تئین عیش و عشرت مین ڈالدیا ہے - یہہ سب یہی کہتے ہین کہ
زندگی اگر زندگی سے کچھہ بہی لطف زندگی مراد لین تو بے دوستی کے
ہیچ ہے -

اس واسطیکہ نہ معلوم کسطرح دوستی سب لوگونکی معاشرت مین دخل
رکہتی ہے اور نہین چہوڑتی کہ کوئی روش عمر کی اس سے خالی ہو
علاوہ برین اگرچہ کوئی خشک مزاج اور عجیب الخلقہ ہو کہ لوگون کی ملاقات
سے بہاگے اور نفرت کرے جیسا کہ مین نے سنا ہے نہ معلوم
کون شخص (طیمون) نامی (اتہنیا) مین تہا - تاہم ایسا کوئی نہین پایا
جاسکتا ہے جو خواہشمند اسکا ہو کہ کوئی ایسا ملے جسکے آگے اپنے دل کا زہر
اونگلے - اس کا جواب فیصلہ ہوتا جبکہ ایسا اتفاق ہوسکتا کہ کوئی
دیوتا ہمکو اس آدمیونکی جمیعت سے لیکے کہین اور تنہائی مین رکہتا
اور وہان ہر چیز کی جسکو طبیعت چاہتی ہے افراط و کثرت عنایت

فرماکر انسان کیطرف دیکھنے کے اختیار کو بالکل سلب کر لیتا - تب کون ایسا لوہے کا آدمی ہوتا جسکو اس زندگی کی برداشت ہوتی اور کسکو نہ تنہائی کل اسباب عیش و عشرت کے تمتع سے باز رکھتی -

لهذا وہ بات سچ ہے جو مین سمجھتا ہون کہ مین نے بزرگون سے اور اونہون نے اپنے بزرگون سے سنا کہ: طارنیطیوس ازجیطاس کہا کرتا تھا - اگر کوئی آسمان پر چڑھ جاتا اور حقیقت دنیا کی [illegible] ملاحظہ کرتا تو اوسکو یہہ نظارہ ناخوش معلوم ہوتا مگر نہایت خوش [illegible] اگر اوس کے پاس کوئی ایسا شخص ہوتا جس سے یہہ بیان کرسکتا پس [illegible] تو تنہائی نہین پسند آتی ہے اور کسی نہ کسی کا سہارا اشتیاق سے [illegible] ہے اور جو کسی نہایت پیارے شخص کا ملنا البتہ نہایت عمدہ ہے -

مگر جبکہ یہی فطرت اپنے مطلب و خواہش کو اتنی علامتون سے بیان کرتی ہے پھر نہ معلوم ہم کیون اوسکے خلاف کرتے اور جو وہ نصیحت دیتی ہے نہین سنتے ہین - ہر ایک دوستی کا مختلف اور پیچیدہ ہے - اور بہت سبب ہے شکایت اور ملال ہونیکے اوٹھ کھڑے ہوتے ہین جنکو کبھی [illegible] کبھی [illegible] یا کبھی برداشت [illegible] کا ہے - مگر [illegible]

ملال کی صورت یعنی شبہ اوسکو تو ہرگز دخل نہ دینا چاہیے تاکہ راستی دوستی مین اور وفاداری باقی رہے - اس واسطیکہ دوست کی لبسا اوقات نصیحت اور توبیخ ضرور ہوتی ہے اور ان باتون کا دوستانہ طور سے قبول کرنا لازم ہے اگر نیک نیتی سے کی جاوین -

مگر نہ معلوم کیونکر سچ ہے وہ جو میرے بڑے دوست نے نظم (اندریا) مین کہا -

چاپلوسی دوستی پیدا کرے ور راستی ہو باعث نفرت مدام ؎

البتہ موذی ہے راستی اگر اوس سے نفرت پیدا ہو جو دوستی کیلئے زہر ہے مگر چاپلوسی اوس سے بہی زیادہ موذی ہے جو خطا کار یونین مبتلا ہو سکے دوست کو سر کے بہل گہچا جانے دیتی ہے - مگر سب سے بڑا قصور اوسکا ہے جو سچکو حقیر سمجہتا ہے اور چاپلوسی کے سبب سے فریب کرنے پر مجبور ہوتا ہے - پس اس سب بارے مین توجہ رکہنا اور قاعدہ باندہنا چاہیے کہ پہلے تو نصیحت درشتی سے اور توبیخ تفضیح سے خالی ہو - اور جو ہم (طرنطیوس) کے قول پر بہی خوشی راضی ہو جاوین اور کہین کہ البتہ چاپلوسی سے رفاقت حاصل

ہوتی ہے تب بہی خوشامد جو خرابیون کی معین ہے چاہیے کہ دور کیجاوے
کہ یہہ دوست کو کیا بلکہ مرد آزاد کو بہی سزاوار نہین ہے - اسلیئے کہ ظالم
بادشاہ کے ساتہہ اور طرح پر اور دوست کیساتہہ اور طرح پر رہا جاتا ہی -
مگر جبکہ کان راستی سے بند ہون اور دوست سے سچ بات سن نہ سکے
اوسکی سلامتی سے مایوس ہونا چاہیئے - اس واسطیکہ یہہ بات (کاطون)
کی مثل اوس کے بہت باتون کی محقق ہے کہ سخت دشمن لوگون سے اجر پانیکی
مستحق تر ہوتے ہین بہ نسبت اون دوستون کے جو دیکہنے مین شیرین
معلوم ہون کہ وہ اکثر سچ بولتے ہین اور یہہ کبہی نہین - اور بیجا یہہ بات ہے
کہ جو نصیحت کئے جاوین وہ اوسکا برا مانین جبکہ برا نہ ماننا چاہیئے اور
اوسکا برا نہ مانین جبکہ برا ماننا چاہیے - اس واسطیکہ خود خطا کرتے ہین
تو رنجیدہ نہین ہوتے ہین اور توبیخ کیا جانا ناگوار ہوتا ہے حالانکہ برعکس اسکے
لازم تہا - بدکاری سے افسردہ ہونا اور نصیحت سے خوش ہونا -
پس جسطرح حق سچی دوستی کا نصیحت کرنا اور نصیحت کیا جانا ایک کا دل
کہول کے مگر نہ درشتی سے نصیحت کرنا اور دوسرے کا صبر سے نہ کہ
مخالفت سے سنا ہی - اوسیطرح یہہ بات ہی سمجہنا چاہیئے کہ کوئی آفت

دوستی مین چاپلوسی ۔ لجاجت ۔ رضاجوئی ۔ خوشامد ۔ سے زیادہ ہنین
ہوتی ۔ اسواسطیکہ چاہے کتنی ہی متعدد الفاظ سے تعبیر کیجاوے
یہہ عیب پہچاننا چاہئے کہ چھچھورے آدمیونکا اور چھوٹونکا اور لفاظونکا
ہے جو خوشی کے لئے سب باتین کرتے ہین مگر راستی کے لئے کچھہ
۹ نہین ۔ مگر جہان تصنع ہر چیز مین مذموم ہوتا ہے کیونکہ حکم راستی کو
مسلوب کردیتا ہے اور اوسکو متلوث کردیتا ہے وہان دوستی کے
تو یہہ نہایت ہی خلاف ہے ۔ اسواسطیکہ اوس راست بازی کو یہہ
مٹادیتا ہے جسکے بن نام دوستی کا ثابت نہین رہسکتا ۔ اسواسطیکہ
جب زور دوستی کا اسمین ہوا کہ گنتی دل سے گویا ایکدل ہو تو گمان سے
یہہ ممکن ہوگا اگر ایک آدمی مین ہی نہ ایک دل اور نہ وہ ہو جو ہمیشہ
ایک ان رہے بلکہ مختلف اور متغیر اور پیچیدہ ہو ۔ اس واسطیکہ کون
چیز ایسی متلون ہوہی اور بہکتی ہوئی ناممکن ہے جیسے دل اوس کا جو
دوسرے کی نہ صرف رای اور خواہش پر بلکہ تیور اور اشارہ پر
بدلتا رہے ۔
نہین کہو نہین کہون جہان کہو تو ہان کہون غرض یہی قاعدہ مطابق سلیم طبع کا یہ بیان

جیسا کہ وہی (طرنطیوس) کہتا ہے ہیں مین (گنتانون) ہے کے۔ اور
اس قسم کے دوست رکھنا دلیل خفت عقل ہے۔

مگر جب بہت لوگ مثل (گناثون) کے ہوجاوین جو مرتبہ اور دولت ۹۴
اور نام مین بہتر ہین تو اون کا رضا جوئی کرنا مضر ہوتا ہے چونکہ بیہودگی
مین اقتدار سے اضافہ ہوجاتا ہے۔

اور جسطرح سب کہوٹی اور بناوٹ کی چیزونکا کہری اور سچی چیزون سے ۹۵
اوسیطرح خوشامدی دوست کا سچے سے امتیاز کرنا اور جدا کرنا غور
کرکے ممکن ہے۔ انجمن عام جو حکایت نا آزمودہ کارون سے منعقد ہوتی
ہے اوسمین بہی معلوم ہوجایا کرتا ہے کہ کیا فرق درمیان مقبول عوام
لیسنے خوشامدی اور چہچورے باشندہ کے اور درمیان جبلی قائم
مزاج متین کے ہے۔ کیا کیا خوشامدون سے ابہی اون دنون (پاپیریون)
انجمن عام کے کانون مین راہ پیدا کرتا تہا جبکہ اوس نے عوام کے سر پنچون
کے بہم مقرر ہونیکا قانون پیش کیا تہا۔ ہم نے اوسکو باطل کیا۔
لیکن کیفیت مین خود اپنے کچہہ نہین مگر (اسکپیون) کی خوشی خوشی بیان
کرون گا کہ حضر الله اکبر متانت اوسمین بہی اور کس قدر اوسکی تقریرین

جلال تھا ایسا کہ تو اوسکو پیشوا (رومانیوان) کا نہ کہ شہر یک ادنین کا
بسبب لیاقت کہتا اور ہم خود حاضر تھے اور وہ تقریر موجود ہے - پس اسطرح
وہ قانون مفید عوام عام لوگون کے قولون سے رد ہوگیا اور جو
مین اپنا حال بیان کرون تو تمکو یاد ہوگا کہ (قنطوس) بڑی بھائی
(اسکیپیون) کے اور (مانکمینوس) کے ایام حکومت مین قانون
(کراسیوس) جو پوجاریون کی جماعت کے بارے مین تھا وہ کیا پسند عوام
معلوم ہوتا تھا - اس واسطیکہ تقرر پنچایتیون کا عوام کے اختیار مین آتا تھا
اور یہہ پہلا شخص تھا جسنے بازار کی طرف رخ کرکے عوام کیساتھہ گفتگو کرنے
کا دستور باندہا - بالجملہ اوسکی دلاویز تقریر کو دیوتاؤن کے دین سے ہماری
بحث کرنے سے سررشت دفع کیا - اور یہہ امر میری ایام صدارت
مین پانچ برس قبل میرے حاکم اعلی مقرر ہونیکے واقع ہوا - ایسا کہ
اس مقدمہ مین حقیقت امر کا بیان کرنا کہ حکومت جتانا باعث کامیابی کا
ہوا -

اور جبکہ سوانگ یعنے انجمن عام مین جتانا باوصف اسکے کہ زیادہ تر
مقام بناوٹ اور نہ ہو سکنے کی چیزون کا ہے سچ غالب آتا ہے

اگر ذرہ انکشاف اور توضیح کیجاوے تو پھر کیا کچھ نہ دوستی مین چاہئے جسکی
کہ ساری قدر راستی سے ہی اور جسمین کہ ایک دوسرے کا دل کھلا ہوا
دیکھے اور اپنا دکھاوے جیسا کہ کہتے ہین کسی چیز کو تو ثابت اور کسی چیز
کو تو متحقق پائیگا - نہ محبت کرنا ہی نہ کیا جاتا ہے جب بھی نہ تجھکو معلوم
ہو کہ کیسی سچے پن سے یہہ کیجاتی ہے - اگرچہ یہہ خوشامد اور رضاجوئی کیسی
ہی مضر کیون نہ ہووے تاہم کسیکو ضرر نہین پہونچا سکتی ہے سوای اوسکے کہ جو
اسکو مانے اور اس سے خوش ہو - لہذا ایسا ہوتا ہے کہ وہی خوشامد
کی بات نہایت کان کھول کے سنتا ہے جو اپنی خود رضاجوئی کرتا ہے اور
نہایت خود پسند ہوتا ہے -

۹۸ بالجملہ نیکی اپنے تئین دوست رکھتی ہے کیونکہ وہ اپنی تئین خوب جانتی ہی
اور کیسی محبوب سے سمجھتی ہے - مگر اب مین نیکی کا حال نہین بلکہ ادعای نیکی
کا بیان کرتا ہون - اس واسطیکہ اتنے شخص خود نیکی مین مصروف ہونا نہین
چاہتے ہین جتنے شخص نیکی مین مصروف معلوم ہونا چاہتے ہین - ان لوگون کو
خوشامد پسند آتی ہے اور جب انکی آگے تصنع آمیز اذکار موافق انکی مرضی
کے کئے جاتی ہین تو وہ اس تقریر کو لینی کو اپنے محامد کا شاہد سمجھتے ہین -

ایس یہہ دوستی نہین جبکہ ایک شخص تو سچ سننا ہی نہین چاہتا اور دوسرا جھوٹھ بولنے پر تلا ہوا ہے - اور مداحون کی خوشامد مثنویون مین بھی ہمکو لطیف نہ معلوم ہوتی اگر خود سراپا ہی نہوتے -

بہت شکر (ثانیس ہیرا کریگا ؟

کافی تھا جواب مین کہنا بہت مگر وہ بے انتہا کہتی ہے ہمیشہ خوشامدی اوس شخص سے کہ جسکی کہ رضاجوئی کرتا ہے اوس چیز کو بڑھاتا ہے جسکی زیادتی وہ خود چاہتا ہو - لہذا اگرچہ یہہ مہمل خوشایند بات اونہین لوگون پر موثر ہوتی ہے جو خود اسکو اپنی طرف گرویدہ کرتے اور بڑھاتے ہین - تاہم جو لوگ قائم مزاج سنجیدہ ترین اونکو نصیحت کیجانی چاہیئے کہ خیال رکھین کہ کہین عیارانہ خوشامد مین گرفتار نہ ہوجاوین - اوس واسطے کہ کھلی ہوے خوشامد کرنیوالے سے کوئی ایسا نہین جو احتراز نہ کرتا ہو سوای اوسکے کہ جو اوسہی قدر کا بے عقل ہے - مگر چھپے ہوے سیانے خوشامدی کا دخل لمین نہو جانیکے لئے بغور و فکر احتیاط کرنی چاہیے - اس واسطے کہ وہ شخص بہت جلد نہین پہچانا جاتا ہے جو ایسا ہو کہ مخالفت سے بھی اکثر موالفت چاہتا ہے اور مباحثہ اور تکرار کا بہانہ کرکے خوشامد کرے اور

آخر کو سپر چھوڑے اور اپنے تئین مغلوب ہونے دے تاکہ وہ جسکو اسنی پہونچایا کہ
دیا ہے اپنی نزدیک زیادہ دوربین اور عقلمند معلوم ہوے - مگر وہ ہو کہا کہانی
سے بدتر کون چیز ہے؟ اور تاکہ ایسا واقع نہ ہو بہت احتیاط کرنی چاہئے
جیساکہ (ایکلیروس) مین ہے -

آج پہلا کر تو مجھ سے اپنے خوب شہرہ کے سب احمق کہلنڈرے ہوئے ہیں
اس واسطیکہ وقتون تک مین بھی مجھ نہایت بے وقوفی کا بھیس احمق اور
خفیف العقل بنا ہو نگا ہے - مگر نہ معلوم کس طرح میری تقریر دوستی سے
کامل آدمیون یعنے داناونکی [مراد میری دانائی سے وہ ہے جو آدمی
کے نصیب مین ہو سکتی معلوم ہوتی ہے] ہکی دوستیونکی طرف پہر آئی -
لہذا اچاہیے کہ ہم پھر اگلے ذکر کی طرف رجوع کرین اور اوسے بھی کہین تمام کرین
نیکی نیکی مین کہتا ہون اسے (فلنوس) اور تو ای (موکیوس) کہ دوستی
کو انگیختہ بھی کرتی ہے اور ثابت بھی رکھتے ہے - اس واسطیکہ اس ہی سے
امور کی سازگاری ہوتی ہے اور اس ہی سے پائداری اور اس ہی سے قیام
کہ جب اس نے اپنے تئین ابھارا اور اپنے نور کو دکھایا اور دوسرے مین
اوس نے اسی لے لیا اور تب دونون کی محبت اور حبیت بڑہنے لگی اس واسطیکہ

ہیہ دونون لفظین حُب سے ماخوذ ہین مگر حب کچہہ اور نہین ہے سوای چاہنے
کے جسکو محبوب رکہتا ہو بلا کسی ضرورت کے اور بے خواہش کسی مطلب کی
اگرچہ یہہ خود محبت سے نکل آویگا چاہیے تو اسکی کم ہی پیروی کرے
اسکی ہی محبت سے ہم کم سن ان بڈہون بڈہون کو (لوکیوس پولوس
اور (ماکوس کاطون) اور (اکیوس گلوبس) اور (پبلیوس ناسیکا) اور
(طیبیریوس گرخوس) ہمارے (کاطون) کے سلسری کو چاہتے تہے - اور
زیادہ تر یہہ ہمسنون مین پیدا ہوتی ہے جیساکہ مجہہ مین اور (اسکیبون)
اور (لوکیوس فوریوس) اور پبلیوس روطیلیوس) اور (اسیو
ریوس، ممیوس) مین - مگر ایسی یاری کو ہم بڈہے اعتماد جوانون کی
الفت پر جیسے تمہاری اور (قنطوس طوبرون) کی رکہتے ہین - اور البتہ
بخصوصیت مجہکو نوجوان (پبلیوس روطیلیوس) اور (اولیوس
وبرگینیوس) سے ہے مین اوس سے بہی بہت مسرور ہوتا ہون - اور
چونکہ ضابطہ ہماری زندگانی اور فطرت کا اسطرح قرار پایا ہی کہ ایک طبقہ دوسرے
طبقہ سے نکلے - لہذا نہایت پسندیدہ یہہ ہوگا کہ جن ہمسنون کیساتہہ نوجوانگی
دنیا مین سے چھوٹا ہے اونہین کیساتہہ تو بڈہاپے تک جیساکہ کہتے

پہونچ سکے ۔

مگر چونکہ امور انسانی نازک اور زوال پذیر ہوتے ہین ہمیشہ کچھہ لوگونکی جستجو چاہئے
جنکو ہم چاہین اور جو ہمکو چاہین ۔ اس واسطیکہ زندگانی سے اگر چاہت اور
الفت برطرف ہوجاوے تو کل خورسندی بھی برطرف ہوجاتی ہے ۔ (اسکیپون)
اگرچہ مجھہ سے دفعتہ بچھڑ گیا مگر جیتا ہے اور ہمیشہ جیتا رہیگا اسواسطیکہ اوس
مرد نیک کی نیکی مجھکو پیاری تھی جو معدوم نہین ہوے اور جو نہ صرف
میری انکھون کے سامنے پھرتی ہے کہ ہمیشہ اوس تک میرا دست رس
رہا تھا بلکہ اعقاب مین بھی مشہور و معروف رہے گی ۔ اور کوئی کبھی نہین ۔
صبر دلی اور ہمت وری سے امور عظیمہ کا عزم کریگا جو اسکی یادگاری
اور تصور کو پیش نہاد اپنی خاطر کا نہ سمجھے ۔

بے شک تمام چیزین جو بخت یا فطرت نے مجھے عنایت کین اون مین سے کوئی
ایسی مین نے نہین پائی جسکا مین (اسکیپون) کی دوستی کے ساتھہ مقابلہ
کر سکون ۔ اس ہی سے مجھے اتفاق رای امور جمہوریہ مین تھا اور اسی سے
مجھکو مشورہ امور ذاتی مین رہا اسی سے راحت بے زحمت بھی مجھکو حاصل
تھی ۔ نہ مین نے اوسکو کبھی جہان تک مجھے علم ہے کسی ادنی امر مین بھی

آزردہ کیا اور نہ مین نے اوس سے کوئی بات ایسی سنی جو مجھے ناگوار
ہوئی - ایک گھر تھا - ایک غذا تھی - اور وہ بھی ساتھہ ہوتی تھی -
نہ صرف ہم لشکرکشی مین رفیق ہوتے بلکہ قصبات کی سیر مین اور ملکون
کی سیاحت مین بھی ہم دونون شریک ہوتے تھے - بالجملہ بیان اون اشغال کا
کیا کرون کہ ہم دونون عوام کی نظرون سے الگ ہمیشہ کچھہ سیکھنے یا اورکسی
امر کے دریافت کرنے مین اپنا سارا فرصت کا زمانہ صرف کرتے ہو
ان امور کی یادآوری اور یادگاری اگر اوسی کے ہمراہ فنا ہوجاتی
تو اوس اپنے پیارے اور نہایت ملنسار دوست کے فراق کا کسیطرح
متحمل نہین ہوسکتا - مگر یہہ امور معدوم نہین ہوے - بلکہ فکر اور
یادآوری سے بڑھتے جاتے ہین - اور اگر یہہ بھی مجھہ سے بالکل
جدا ہوجاتے تو بھی میرا یہہ سن باعث میری بڑی تسکین کا ہوتا کہ دیر تک
اس فراق مین مین مبتلا نہین رہ سکتا ہون - اور تھوڑی دیر کی سب
مصیبتین چاہی بڑی بھی ہون قابل تحمل کے ہوتی ہین - بہہ جو مین دربارہ
دوستی کہا چاہتا تھا بیان کیا مگر تمکو نصیحت کرتا ہون کہ نیکی جسکے بن دوستی کا
ہونا ممکن نہین ہے اوسکا ایسا رتبہ قرار دو کہ سوا اسکی اور کوئی چیز بہتر دوستی سے مجھہ